نظریۂ مقاصد شریعت کا ارتقاء: عمومی جائزہ-۱

محمد نواز*

''مقاصد شریعت'' کی ترکیب (۱) مرکب اضافی (۲) ہے جو دو کلمات ''مقاصد'' اور ''شریعت'' سے مرکب ہے ذیل میں مقاصد شریعت کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کیا جاتا ہے۔

الف: مقاصد کا لغوی معنی:

مقاصد کا واحد مَقْصِد ہے جبکہ مَقْصَد مصدر میمی (۳) ہے جو فعل '' قَصَدَ'' سے بنا ہے فعل ''قَصَدَ'' کا مصدر ''قَصْدًا'' اور ''مَقْصَدًا'' دونوں طرح سے آتا ہے اور ان دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ (۴)

علماء لغت نے ''قصد'' کے مندرجہ ذیل معانی بیان کئے ہیں:

۱- ارادہ کرنا:

قصد کا معنی اعتماد کرنا' ارادہ کرنا' لانا اور کسی طرف متوجہ ہونا (۵) ہے۔ امام مسلم (۶) نے ذکر کیا ہے:

'' فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَاشَآءَ اَنْ يَقْصِدَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَلَهُ فَقَتَلَهُ. '' (۷)

ایک مشرک ایسا تھا جو مسلمانوں میں سے جسے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اسے جا کر قتل کر دیتا تھا۔

۲۔ سیدھا راستہ:

قصد کا ایک معنی راستے کا سیدھا اور درست ہونا (۸) بھی ہے بقول ابن جریر طبری (۹) کہ قصد سے مراد ایسا سیدھا راستہ بھی ہے جس میں کجی اور ٹیڑھا پن نہ ہو۔(۱۰) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ﴾ (۱۱) یہاں قصد کا معنی سیدھا راستہ ہے۔ ابن کثیر نے مجاہد (۱۲) سے ''طَرِيْقُ الْحَقِّ عَلَى اللّٰهِ'' اور ابن عباس (۱۳) سے ''عَلَى اللّٰهِ الْبَيَانُ اَىْ يُبَيِّنُ الْهُدٰى وَالضَّلَالَةَ'' اور سُدِّی (۱۴) نے ''قصد'' کا معنی ''الاسلام'' نقل کیا (۱۵) ہے جس کا مطلب ہے کہ شریعت اسلامیہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

3-اعتدال:

قصد کا معنی اسراف اور بخل کی درمیانی حالت بھی ہے اور ''اَلْقَصْدُ فِى الْمَعِيْشَةِ'' کا معنی اسراف اور کنجوسی کا نہ ہونا ہے۔ ''قصد في الامر'' کا معنی حدود سے تجاوز نہ کرنا اور اعتدال و میانہ روی پر خوش رہنا ہے۔(۱۶)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ﴾ (۱۷)

''اپنے چلنے میں اعتدال کی راہ اختیار کر۔''

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، پاکستان

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ابن کثیر نے اس آیت کا یہ مفہوم بیان کیا ہے:

"إِمْشِ مُقْتَصِدًا، مَشْيًا لَيْسَ بِالْبَطِيءِ الْمُتَثَبِّطِ وَلَا بِالسَّرِيعِ الْمُفْرِطِ، بَلْ عَدْلًا وَسَطًا بَيْنَ بَيْنَ." (۱۸)

"آپ چلتے وقت اعتدال کی راہ اپنائیں، نہ بالکل سست اور نہ ہی تیز رفتار ہوں بلکہ رفتار معتدل اور متوسط ہو۔"

نبی کریم ﷺ نے بھی قصد کا معنی اپنے فرامین میں اعتدال اور توسط ذکر کیا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"اَلْقَصْدَ اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوا." (۱۹)

"کسی اچھے عمل کو بجالاتے وقت ہمیشہ اعتدال کی راہ اپناؤ تم مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

حضرت جابرؓ بن سمرۃ (۲۰) نبی کریم ﷺ کی نماز کے بارے بتاتے ہیں:

"كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا." (۲۱)

"میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا آپ ﷺ کی نماز اور خطبہ نہ طویل ہوتا تھا اور نہ ہی انتہائی مختصر بلکہ نماز اور خطبہ دونوں متوسط ہوتے تھے۔"

یہ توسط اور اعتدال معنوی نوعیت کا ہے جبکہ کبھی یہ توسط و اعتدال مادی نوعیت کا بھی ہوتا ہے جیسے "رَجُلٌ قَصْدٌ" (۲۲) کا معنی درمیانے قد والا آدمی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے:

"كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا." (۲۳)

"آپ ﷺ گوری رنگت والے، خوبصورت چہرے والے اور درمیانے قد والے تھے۔"

ابن شُمَیل (۲۴) کے بقول:

"اَلْمُقَصَّدُ مِنَ الرِّجَالِ بِمَعْنَى الْقَصْدِ وَهُوَ الرَّبْعَةُ." (۲۵)

"انسانوں میں "مُقَصَّد" سے مراد درمیانے قد والا آدمی ہے۔"

قصد کا استعمال اقتصاد کے معنی میں بھی ہوا ہے علامہ راغب اصفہانی (۲۶) لکھتے ہیں کہ اقتصاد کی دو قسمیں ہیں ایک مطلق محمود ہے یہ افراط و تفریط کی درمیانی حالت ہوتی ہے جیسے اسراف اور بخل کے درمیان سخاوت اور ہلاکت اور بزدلی کے درمیان شجاعت ہے اور دوسری محمود اور مذموم کے بین بین ہوتی ہے۔ جیسے عدل اور ظلم اور قریب وبعید کے درمیان والی حالت۔ (۲۷)

۴- عدل وانصاف:

قصد کا معنی عدل وانصاف بھی ہے جیسا کہ:

"عَلَى الْحَكَمِ الْمَأْتِيِّ، يَوْمًا اِذَا قَضٰى قَضِيَّتَهُ، اَنْ لَا يَجُوْرَ وَيَقْصِدُ" (۲۸)

"کسی منصف کے پاس جب بھی کوئی مقدمہ آئے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ظلم نہ کرے بلکہ عدل وانصاف سے

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کام لے۔"

اَخفش (۲۹) نے یہاں قصد سے شاعر کی مراد عدل وانصاف لیا ہے جبکہ ابن بَرِّیّ (۳۰) کے بقول جھگڑوں میں فیصلہ ظالمانہ نہیں بلکہ عدل وانصاف پر مبنی ہونا چاہیئے۔(۳۱)

۵-توڑنا:

قصد کا معنی توڑنا اور نیزہ مارنا بھی ہے۔جیسے "قَصَدْتُ الْعُوْدَ قَصْدًا" کا معنی 'میں نے لکڑی کو توڑا' ہے اور "اِنْقَصَدَ الرُّمْحُ" کا معنی 'نیزہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا'۔ "قَصَدَهُ" کا معنی 'اس نے اسے نیزہ مارا اور وہ اسے لگ گیا' ہے۔"اَقْصَدَتْهُ حَيَّةٌ" کا معنی 'سانپ نے اسے ڈسا اور وہ اسی جگہ مر گیا' ہے۔(۳۲)

۶-غلبہ پانا:

قصد کا معنی غالب آنا اور مجبور کرنا بھی ہوتا ہے۔(۳۳)

۷-قریب ہونا:

قصد کا معنی قریب ہونا بھی ہے جیسے کہا جاتا ہے: "بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ لَيْلَةٌ قَاصِدَةٌ" (۳۴) یعنی پانی ہمارے قریب ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّا تَّبَعُوْكَ.﴾ (۳۵) میں بھی 'قاصد' کا معنی قریب (۳۶) ہے۔

۸-بھرا ہوا ہونا:

قصد کا معنی بھرا ہوا ہونا بھی ہے جیسے "اَلنَّاقَةُ الْقَصِيْدُ" بہت موٹی اونٹنی کو کہا جاتا ہے اور اشعار کے قصیدے کو بھی قصیدہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں اشعار کو نہایت درست طریقے سے جمع کر دیا جاتا ہے۔(۳۷)

ابن جنّی (۳۸) کہتا ہے کہ اصل (ق ص د) عرب کلام میں عزم، ارادہ، توجہ اور کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے جانا خواہ یہ کام اعتدال سے ہو یا ظلم سے، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔قصد کا لفظ ان معانی میں حقیقت کے اعتبار سے استعمال ہوتا ہے اگرچہ بعض دوسرے مواقع پر اس سے صراط مستقیم کا معنی بھی لیا جاتا ہے جیسے کبھی قصد کا معنی ظلم اور کبھی عدل کیا جاتا ہے۔عزم وتوجہ اور ارادہ ان دونوں کو شامل ہوتا ہے۔(۳۹)

اس بحث سے واضح ہوتا ہے کہ قصد کا لفظ کلام عرب میں عام طور پر ارادہ، عزم، صراط مستقیم اور اعتدال کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ لفظ توڑنے کے معنی میں شاذ ونادر اور مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

لفظ "مقاصد" کا استعمال:

مقاصد مَقْصِد کی جمع ہے جبکہ مَقْصَد مصدر میمی ہے۔مَقْصَد اور مَقْصِد ظرف مکان یعنی جائے ارادہ، کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔(۴۰)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مَقْصِد، مَفْعِلٌ کے وزن پر ہے اور یہ وزن عام طور پر زمان و مکان اور مصدر کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے: "قَعَدْتُ مَقْعِدَ زَيْدٍ" کا معنی "قُعُوْدَ زَيْدٍ" یا "زَمَانَ قُعُوْدِهٖ" یا "مَكَانَ قُعُوْدِهٖ" (۴۱) ہے کبھی "قصد" اور "مقصد" اسم فاعل کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے: "سَبِيْلٌ قَصْدٌ وَقَاصِدٌ" (۴۲) کہا جاتا ہے دونوں کا معنی مستقیم ہے۔

کبھی مصدر یعنی مقصد اور مقاصد ذکر کر کے معنی اسم مفعول کا لیا جاتا ہے جیسا کہ امام غزالی (۴۳) نے "مقاصد شریعت" کو کبھی "مقاصد" اور کبھی "مقصود" کہا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

"اِنَّ جَلْبَ الْمَنْفَعَةِ ودَفْعَ الْمَضَرَّةِ مَقَاصِدُ الْخَلْقِ وَصَلاحُ الخَلْقِ فِيْ تَحْصِيْلِ مَقَاصِدِ هِمْ وَلٰكِنَّا نَعْنِيْ بِالْمَصْلَحَةِ اَلْمُحَافَظَةُ عَلٰى مَقْصُوْدِ الشَّرْعِ وَ مَقْصُوْدُ الشَّرْعِ مِنَ الْخَلْقِ خَمْسَةٌ." (۴۴)

"مخلوق کے مقاصد حصول منفعت اور دفع ضرر ہیں اور مخلوق کی بہتری ان مقاصد کے حصول میں ہے۔ مصلحت سے ہماری مراد شرعی مقصود کی حفاظت ہے اور مخلوق کے شرعی مقاصد پانچ ہیں۔"

اسی طرح سیف الدین الآمدی نے بھی مقاصد کی جگہ لفظ مقصود کا استعمال کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"اَلْمَقْصُوْدُ مِنْ شَرْعِ الحُكْمِ اِمَّا جَلْبُ مَنْفَعَةٍ اَوْ دَفْعُ مَضَرَّةٍ اَوْ مَجْمُوْعُ الْاَمْرَيْنِ." (۴۵)

"حصول منفعت یا دفع ضرر یا حصول منفعت اور دفع ضرر دونوں کا مجموعہ شریعت کا بنیادی مقصد ہے۔"

ب: مقاصد کا اصطلاحی معنی:

کسی کام کو سرانجام دینے کے اصل مُدّعیٰ اور اَغراض کو مقاصد کہا جاتا ہے جیسے جن و انس کی تخلیق کا بنیادی اور اصلی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (۴۶)

"میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔"

یہاں جن و انس کی تخلیق کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

ج: شریعت کا لغوی معنی:

لغت عرب میں "شریعت" کا لفظ گھاٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ شریعت، شَرْع اور مَشْرَعَۃ سب گھاٹ کیلئے مستعمل ہیں۔ عرب شریعت کا لفظ ایسے گھاٹ کیلئے استعمال کرتے ہیں جہاں پانی جاری ہو، ختم نہ ہونے والا ہو اور اسے ڈول کے ذریعے نکالا جا سکتا ہو۔ (۴۷) شریعت کا لفظ دین، ملت، منہاج، طریقہ اور سنت کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ (۴۸) شریعت اور شِرعت کا لفظ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کیلئے مقررہ طور طریقوں اور اوامر و نواہی کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ (۴۹) چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿"ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا.﴾ (۵۰)

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پھر ہم نے آپ کو احکام پر مشتمل شریعت اور طریقہ دیا ہے صرف اسی کی اتباع کریں۔

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا.﴾ (۵۱)

''تم میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے شریعت اور راہ عمل بنائی ہے۔''

بقول عبداللہ بن عباسؓ شرعت سے مراد قرآن اور منہاج سے مراد سنت ہے۔(۵۲)

د: شریعت کا اصطلاحی معنی:

ابن تیمیہ(۵۳) لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو عقائد اور اعمال جاری فرمائے ہیں ان تمام کو شریعت، شرعت اور شرع کا نام دیا جاتا ہے۔(۵۴) ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور ہم میں سے اولوالامر کی اطاعت کرنا شریعت ہے۔(۵۵)

جرجانی (۵۶) نے ''اَلْإِئْتِمَارُ بِالْتِزَامِ الْعُبُوْدِيَّة''(۵۷) کو شریعت قرار دیا ہے۔ تھانوی(۵۸) نے لکھا ہے:

''مَاشَرَعَ اللّٰهُ لِعِبَادِهِ مِنَ الْاَحْكَامِ الَّتِيْ جَاءَ بِهَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ سَوَاءٌ كَانَتْ مُتَعَلَّقَةً بِكَيْفِيَّةِ عَمَلٍ وَتُسَمَّى فَرْعِيَّةً وَعَمَلِيَّةً...... اَوْ بِكَيْفِيَّةِ الْاِعْتِقَادِ وَتُسَمَّى اَصْلِيَّةً وَاعْتِقَادِيَّةً.'' (۵۹)

''اللہ تعالیٰ نے جو احکام اپنے انبیاء کے ذریعے اپنے بندوں کیلئے بھیجے وہ شریعت ہے ان احکام کا تعلق اگر عمل سے ہے تو انہیں فرعی اور عملی شریعت کا نام دیا جاتا ہے......اگر وہ اعتقادات سے متعلق ہوں تو انہیں اصلی اور اعتقادی شریعت کہا جاتا ہے۔''

درج بالا تعریفات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعے اپنے بندوں کیلئے اوامر ونواہی پر مشتمل جو لائحہ عمل دیا ہے اسے شریعت کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اپنے بندوں کیلئے اوامر ونواہی پر مشتمل جو حتمی اور آخری طریق عمل دیا ہے اسے شریعت اسلامیہ کہتے ہیں۔(۶۰)

ہ: مقاصدِ شریعت کا اصطلاحی معنی:

مقاصدِ شریعت کی تعریف جاننے سے پہلے مقاصد کی تین اقسام کے بارے جاننا ضروری ہے:

۱۔مقصد تخلیق:

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ.﴾ (۶۱)

''میں نے جن وانس کو صرف اپنی بندگی کیلئے پیدا کیا ہے۔''

۲۔مکلفین کے مقاصد:

احکام شریعت پر عمل کرنے والوں کے مقاصد کو مکلفین کے مقاصد کہتے ہیں۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳- مقصدِ شریعت:

انبیاء کرام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے جو شریعت نازل کی ہے اس کے مقاصد کو مقاصدِ شریعت کہتے ہیں۔ یہاں گفتگو صرف مقاصد شریعت سے ہوگی اور ان کی تین قسمیں ہیں:

i- شریعت کے عمومی مقاصد:

یہ شریعت کے وہ عمومی مقاصد ہیں جو شریعت کے تمام احکام وابواب یا ان کے بڑے حصہ کو شامل ہوتے ہیں۔

ii- شریعت کے خصوصی مقاصد:

ان کا تعلق شریعت کے کسی ایک باب یا ایک موضوع سے ہوتا ہے جیسے مالی معاملات، عدلیہ اور عائلی زندگی سے متعلق احکام کے شرعی مقاصد وغیرہ۔

iii- شریعت کے جزئی مقاصد:

یہ وہ مقاصد ہیں جو شارع کو ہر حکم شرعی سے مقصود ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزے اور زکوٰۃ کی فرضیت کے مقاصد اور شراب جوئے اور زنا کی حرمت کے مقاصد، کھانے اور پینے کی اباحت کے مقاصد وغیرہ۔

ذیل میں شریعت کے عمومی مقاصد کی تعریف کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ متقدمین میں سے جن علماء نے بھی مقاصد شریعت پر کام کیا انہوں نے مقاصد شریعت کی کوئی باقاعدہ تعریف نہیں کی کیونکہ ان کے ہاں مقاصد شریعت کے معانی ومفاہیم واضح تھے لیکن غور وفکر کرنے سے ان کی عبارات میں سے مقاصد شریعت کی تعریف کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں مثلاً:

امام غزالی نے کہا ہے کہ مصلحت اصل میں جلب منفعت اور دفع ضرر کا نام ہے اور یہی مخلوق کیلئے شرعی مقاصد ہیں۔ ان مقاصد کے حصول میں مخلوق کا فائدہ ہے......مخلوق کیلئے شرعی مقاصد پانچ ہیں اور وہ دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے۔(۶۲)

یہاں امام غزالی نے مقاصد شریعت کی باقاعدہ تعریف نہیں کی بلکہ انہوں نے یہاں مقاصد کی تعداد، ان کی رعایت اور ان کی محافظت کے بارے بات کی ہے۔

سیف الدین الآمدی نے کہا ہے احکام شریعت کا مقصد جلب منفعت یا دفع ضرر یا جلب منفعت اور دفع ضرر دونوں کا مجموعہ ہے۔(۶۳) عزالدین نے کہا ہے کہ جلب مصلحت اور درء مفاسد میں مقاصد شریعت کے تتبع سے یہ بات ضرور حاصل ہوتی ہے کہ ان مصالح کا حصول اور ان مفاسد سے بچاؤ ضروری ہے اگرچہ اس بارے میں کوئی اجماع، نص اور کوئی خاص قیاس موجود نہ ہو۔ (۶۴)

شاطبی (۶۵) نے کہا ہے کہ احکام شریعت کا مقصد مخلوق کے مفاد کی حفاظت ہے۔ یہ مقاصد صرف تین ہیں:

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اول: ضروریہ دوم: حاجیہ سوم: تحسینیہ (۶۶)

شاطبی نے مزید لکھا ہے کہ شارع کے احکام شریعت کا بنیادی مقصد اخروی اور دنیوی مصالح کا قیام ہے۔ (۶۷)

ذیل میں متاخرین علماء کی بیان کردہ مقاصد شریعت کی تعریف بیان کی جاتی ہے:

۱- شاہ ولی اللہ (۶۸):

دین کے اسرار، احکام کی حکمتوں اور ان کے حقائق، مخصوص اعمال کی حکمتوں اور ان کے نکات کے علم کا نام مقاصد شریعت ہے۔ (۶۹)

۲- ابن عاشور:

شیخ طاہر ابن عاشور (۷۰) کے نزدیک شریعت کے عمومی مقاصد سے مراد وہ حکمتیں ہیں جو تمام یا اکثر احکام شریعت میں نظر آتی ہیں اور وہ احکام شریعت کی کسی خاص نوع کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتیں۔ (۷۱) جبکہ شریعت کے خصوصی مقاصد شارع کے نزدیک وہ مطلوب طریقے ہیں جو لوگوں کے لئے مصالح نافعہ کو یقینی بنائیں تا کہ ان کے حصول کی کوشش کسی طرح بھی رائیگاں نہ جائے۔ (۷۲)

حقیقت میں یہ مقاصد شریعت کی تعریف نہیں کیونکہ تعریف میں ان تمام صورتوں کا تفصیلی بیان ضروری ہے جن میں مقاصد شریعت تلاش کئے جاسکتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد سعد الیوبی (۷۳) نے اس تعریف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابن عاشور نے جو شریعت کے عمومی مقاصد کی تعریف کی ہے وہ صرف شریعت کے عمومی مقاصد کو بیان نہیں کرتی بلکہ یہ مقاصد عامہ اور خاصہ دونوں کو شامل ہے جبکہ شریعت کے خصوصی مقاصد والی تعریف' شریعت کے عمومی مقاصد کیلئے زیادہ مناسب ہے اور ان کا یہ قول: ''هِيَ الْكَيْفِيَّاتُ الْمَقْصُوْدَةُ لِلشَّارِعِ لِتَحْقِيقِ مَصَالِحِ النَّاسِ النَّافِعَةِ.'' مقاصد عامہ کی تعریف پر زیادہ صادق آتا ہے بالخصوص لفظ ''الکیفیات'' اس بات کا غماز ہے اس سے مقاصد کی تعریف کی ترجمانی نہیں ہوسکتی۔ اگر وہ اس کی جگہ ''اَلْحِكَمُ'' ''یا'' ''اَلْاَهْدَافُ'' یا اس سے ملتا جلتا کوئی اور لفظ ذکر دیتا تو یہ مقاصد سے لغوی مناسبت کی وجہ سے زیادہ بہتر تھا۔ (۷۴)

ابن عاشور کی بیان کردہ تعریف کے بارے ڈاکٹر عبدالرحمٰن گیلانی (۷۵) لکھتے ہیں کہ ابن عاشور نے مقاصد کی حقیقت کو بیان کیا ہے جبکہ تعریف عام طور پر جامع اور مانع ہوتی ہے اور الفاظ ایسے مخصوص ہوتے ہیں کہ جن سے مُعَرَّف کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ (۷۶)

۳- علّال فاسی:

علال فاسی (۷۷) کے بقول شارع کی طرف سے احکام شریعت میں رکھی جانے والی حکمتوں کو مقاصد شریعت کہتے

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں۔(۷۸)

۴-ڈاکٹر یوسف عالم:

ڈاکٹر یوسف عالم(۷۹) کہتے ہیں کہ احکام شریعت میں پائی جانے والی مصلحتوں کو شریعت کے اَہداف کہتے ہیں اور شارع کے مقاصد تو وہ مصالح ہیں جو بندوں کو دنیا اور آخرت میں حاصل ہوتی ہیں خواہ ان کا تعلق جلب منفعت سے ہو یا دفع ضرر سے۔(۸۰)

۵-ڈاکٹر وہبہ زحیلی (۸۱):

ان کے بقول وہ غایات اور اہداف مقاصد شریعت ہیں جو شارع نے تمام احکام میں رکھے ہیں۔(۸۲) گویا یہ تعریف ابن عاشور اور علال فاسی کی تعریفوں کا مرکب ہے۔

۶-ڈاکٹر احمد رَیسونی (۸۳):

ان کے بقول:

”اِنَّ مَقَاصِدَ الشَّرِيْعَةِ هِیَ الْغَايَاتُ الَّتِیْ وُضِعَتْ لِأَجَلِ تَحْقِيْقِهَا لِمَصْلَحَةِ الْعِبَادِ.“ (۸۴)

”مقاصد شریعت وہ غایات ہیں جو بندوں کی مصلحت کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے وضع کی گئی ہیں۔“

یوبی نے اس تعریف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ تعریف فاسی کی تعریف سے ملتی جلتی ہے لیکن ریسونی نے صرف مقاصد خاصہ پر دلالت کرنے والے آخری حصے کو حذف کر دیا ہے گویا اس نے مصالح عباد کے حصول کو یقینی بنانے کے عمومی مفہوم پر اکتفاء کیا ہے۔ (۸۵)

۷-ڈاکٹر نورالدین بن مختار خادمی (۸۶):

ان کے بقول مقاصد وہ معانی ہیں جو احکام شریعت میں پائے جاتے ہیں یہ معانی جزئی حکمتیں ہوں یا کلی مصالح، ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دارین میں انسانی مصلحت ہے۔(۸۷)

خادمی نے سابق علماء کی ان قیود کا استدراک کیا ہے جو انہوں نے ذکر نہیں کی تھیں۔

۸-ڈاکٹر یوسف قرضاوی (۸۸):

ان کے بقول:

” مَقَاصِدُ الشَّرِيْعَةِ :اَلَّتِیْ لِاَجَلِهَا اَنْزَلَ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَبَعَثَ الرُّسُلَ، وَفَصَلَ الْاَحْكَامَ فَالشَّرِيْعَةُ اِنَّمَا جَاءَ تْ بِرِعَايَةِ مَصَالِحِ الْبَشَرِ الْمَادِيَّةِ وَ الْمَعْنَوِيَّةِ، الْفَرْدِيَّةِ وَالِا جْتِمَاعِيَّةِ.“ (۸۹)

”مقاصد شریعت وہ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی۔رسول مبعوث کئے اور احکام کو تفصیلا بیان کیا ہے لہٰذا شریعت انسان کی مادی، معنوی، انفرادی اور اجتماعی مصالح کا خیال رکھتی ہے۔“

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹- ڈاکٹر محمد سعد یوبی:

ان کے بقول:

"هِيَ الْمَعَانِيُ وَالْحِكَمُ وَنَحْوُهَا الَّتِيُ رَاعَاهَا الشَّارِعُ فِي التَّشْرِيْعِ عُمُوْمًا وَ خُصُوْصًا مِنْ اَجَلِ تَحْقِيْقِ مَصَالِحِ الْعِبَادِ." (۹۰)

"مقاصد شریعت سے مراد وہ معانی اور حکمتیں ہیں جن کا شارع نے احکام شریعہ میں عموما اور خصوصا خیال رکھا ہے تاکہ بندوں کی مصالح کا حصول یقینی ہو سکے۔"

مذکورہ بالا اصولیین نے مقاصد شریعت کی جو تعریفیں کی ہیں ان سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہوتے ہیں:

i- متقدمین اصولیین نے مقاصد شریعت کا ذکر کرنے کے باوجود مقاصد شریعت کی تعریف نہیں کی حتیٰ کہ امام شاطبی (۹۱) جنہیں ریسونی نے "شیخ المقاصد" کہا ہے نے بھی مقاصد شریعت کی تعریف نہیں کی اور اس کی وجہ ریسونی نے یہ ذکر کی ہے کہ مقاصد شریعت خود واضح ہیں انہیں ان کی تعریف ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور انہوں نے اپنی کتاب "الموافقات فی اصول الشریعۃ" علوم شریعت کے ماہرین کیلئے لکھی تھی۔ (۹۲)

یوبی نے شاطبی کے مقاصد شریعت کی تعریف بیان نہ کرنے کے بارے لکھا ہے:

" اِنَّهُ يَتَبَنّٰى مَنْهَجًا خَاصًّا فِي الْحُدُوْدِ، فَهُوَ لَا يَرَى الْإِغْرَاقَ فِيْ تَفْصِيْلِهَا، بَلْ يَرَى اَنَّ التَّعْرِيْفَ يَحْصُلُ بِالتَّقْرِيْبِ لِلْمُخَاطَبِ." (۹۳)

"انہوں نے حدود میں ایک خاص منہج کی بنیاد رکھی اور وہ اس کی تفصیل میں نہیں پڑنا چاہتے تھے بلکہ ان کا خیال تھا کہ مخاطب خود ہی تعریف سمجھ جائے گا۔"

ii- متقدمین نے مقاصد شریعت کی تعریف پر توجہ دینے کی بجائے اپنے فقہی اجتہادات میں زیادہ تر ان مقاصد کے استحضار پر توجہ دی ہے۔

iii- سابقہ تمام تعریفیں مقاصد شریعت پر دلالت کرنے کے اعتبار سے ایک دوسرے کی متقارب ہیں اور یہ تمام احکام شریعت سے شارع کے مقاصد کو بیان کرتی ہیں اس مفہوم کی ادائیگی کیلئے اصولیین نے مختلف الفاظ مثلاً معانی، حکم، اہداف اور غایات استعمال کئے ہیں جبکہ سب کا مدلول ایک ہی ہے اور شریعت اسلامیہ کا مقصد مکلفین کیلئے مصالح کے حصول کو یقینی بنانا ہے اور یہ مصالح جلب منفعت یا دفع ضرر یا دونوں کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہیں۔

مقاصد شریعت کی ایک جامع تعریف ان الفاظ میں ہو سکتی ہے۔ مقاصد شریعت سے مراد وہ تمام حکمتیں ہیں جو تمام احکام شریعت میں شارع کو اپنے بندوں کیلئے مقصود ہیں۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

و: مقاصد کے متقارب اصطلاحات:

اصولیین نے کچھ ایسی اصطلاحات استعمال کی ہیں جن کا مقاصد کے ساتھ بہت گہرا رشتہ ہے اور بعض اوقات یہ اصطلاحات مقاصد کے ہم معنی بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۱-عِلَّتُ:

عِلَّت کا لفظ "عَلَّ" سے ماخوذ ہے جو لغت کے اعتبار سے تین معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

i- اَلْعَلُّ وَالْعَلَلُ: دوسری مرتبہ پینے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح لگاتار پینے اور پہلی دفعہ پینے کو "نَهَلٌ" اور دوسری مرتبہ پینے کو "اَلْعَلَلُ" کہتے ہیں۔

ii- علت بیماری کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

iii- علت سبب کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے هَذَا عِلَّةٌ لِهٰذَا اَیْ سَبَبٌ: یعنی یہ اس کا سبب ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ (۹۴) والی حدیث میں ہے:

"عَبْدُالرَّحْمٰنِ ...... يَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ (۹۵) اَیْ بِسَبَبِهَا."(۹۶)

"عبدالرحمٰن میرے پاؤں کو اونٹ کے پہلو پر مارنے کی وجہ سے مارتے تھے۔"

علت کی اصطلاحی تعریف:

اصولیین کا علت کی تعریف میں اختلاف ہے لیکن ذیل میں صرف دو تعریفوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے:

i- اَلْعِلَّةُ هِیَ: اَلْبَاعِثُ عَلَى التَّشْرِيْعِ اَیْ أَنَّهَا مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى حِكْمَةٍ صَالِحَةٍ اَنْ تَكُوْنَ مَقْصُوْدَةً لِلشَّارِعِ مِنْ شَرْعِ الْحُكْمِ." (۹۷)

احکام شریعت کے سبب کو علت کہتے ہیں یعنی علت اس حکمتِ صالحہ پر مبنی ہوتی ہے جو اس شرعی حکم سے شارع کا مقصود ہوتی ہے۔

ii- علت سے مراد وہ حکمتیں اور مصالح ہیں جن کا تعلق اوامر اور اِباحت سے ہوتا ہے اور وہ مفاسد ہیں جن کا تعلق نواہی سے ہوتا ہے۔(۹۸) بعض اصولیین نے علت سے مراد مصلحت لی ہے۔ (۹۹)

۲-حکمت:

حکمت کا لغوی معنی "روکنا" ہے حکمت اصل میں "اَلْمَنْعُ مِنَ الظُّلْمِ" یعنی ظلم سے روکنے کو کہا جاتا ہے جیسے:

"حَكَمْتُ السَّفِيْهَ وَاَحْكَمْتُهُ اِذَا اَخَذْتُ عَلٰى يَدَيْهِ." (۱۰۰)

"میں نے ناسمجھ کو معاملات کرنے سے روک دیا۔"

حکمت جہالت اور سرکشی سے روکتی ہے جیسے:

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"اَلْحِكْمَةُ لِلدَّابَّةِ" کا معنی لگام ہوتا ہے کیونکہ یہ سواری کو سوار کیلئے مطیع بنانے کا باعث بنتی ہے اور اسے سرکشی سے روکتی ہے اور حکیم "اَلْمُتْقِنُ لِلْاُمُوْرِ" (امور و معاملات کو سمجھنے کے ماہر) کو کہتے ہیں۔(۱۰۱)

حکمت کی اصطلاحی تعریف:

حکمت کی متعدد اصطلاحی تعریفات کی گئی ہیں ذیل میں صرف چند مفسرین اور اصولیین کی تعریفوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے:

مفسرین کے نزدیک حکمت:

قرآن مجید میں حکمت کا لفظ بیس مرتبہ استعمال ہوا۔ مختلف مواقع و محل کے مطابق مفسرین نے اس لفظ کی وضاحت کی ہے اس تمام کا خلاصہ کتاب و سنت کا عرفان' ان دونوں کی سوجھ بوجھ اور ان کے مطابق عمل کا نام حکمت ہے۔

طبری (۱۰۲) نے سنت اور فہم دین کو حکمت کا نام دیا ہے۔(۱۰۳) ابن العربی (۱۰۴) نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت' فہم دین' اس پر عمل کو حکمت قرار دیا ہے۔(۱۰۵) زمخشری نے حصول علم کی توفیق اور اس کے مطابق عمل کو حکمت اور عالم باعمل کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک حکیم قرار دیا۔(۱۰۶) عزالدین نے حق کو (۱۰۷) حکمت قرار دیا اور مزید اس کے بارے لکھا کہ ماموارت کی پیروی کرنا اور منہیات سے بچنا حکمت (۱۰۸) ہے جبکہ قرطبی (۱۰۹) نے وحی کے احکام کے مطابق فیصلہ کرنے کو حکمت کہا ہے۔(۱۱۰)

اصولیین کے نزدیک حکمت:

اصولیین عام طور پر لفظ حکمت کا استعمال دو طرح کرتے ہیں:

i- جس کا انجام اور نتیجہ اچھا ہو۔(۱۱۱)

ii- جلب مصلحت یا مصلحت کی تکمیل کو حکمت یا دفع فساد یا اس فساد میں کمی کو حکمت کہتے ہیں۔(۱۱۲)

لفظ حکمت مقصدِ شارع کے مترادف ہے مقصد اور حکمت میں کوئی فرق نہیں ہوتا اگرچہ بعض اصولیین مقصد کے مقابلے میں لفظ حکمت کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

۳- نیت:

نیت کا لفظ "ن وی" سے ماخوذ ہے عام طور پر یہ لفظ ارادے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ لفظ منزل مقصود' دور' ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے اور ضرورت وغیرہ کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔(۱۱۳) بعد میں یہ لفظ کسی کام کے کرنے کے پختہ قلبی عزم کے معانی میں خصوصی طور پر استعمال کیا جانے لگا۔(۱۱۴) مجازی طور پر کہتے ہیں: نَـوَاکَ اللّٰـهُ بِالْخَیْرِ: قَصَدَکَ بِهٖ وَاَوْصَلَهٗ اِلَیْکَ" (۱۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے۔

نیت کی دو قسمیں ہیں:

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

i-نیت طبعیہ:

یہ وہ ارادہ ہے جس سے باشعور اور خود مختار کا فعل کسی مجبور کے فعل سے ممتاز ہو سکے۔(۱۱۶) وقت سے قبل کام کرنے کے ارادے کو بھی نیت کہتے ہیں۔(۱۱۷)

ii-نیت شرعیہ:

دل کا کسی ایسے کام کو کرنے کیلئے بے تاب ہونا جس کو وہ دنیا یا آخرت میں جلبِ منفعت یا دفعِ ضرر کیلئے مناسب سمجھتا ہے لیکن شریعت نے رضائے الٰہی اور اس کے احکام کی بجا آوری کیلئے ارادے کو نیت قرار دیا ہے۔(۱۱۸)

نیت اور مقصد کے درمیان تعلق:

بعض اوقات نیت اور مقصد دونوں ہم معنی ہوتے ہیں لفظ نیت بول کر مقصد معنی لیا جاتا ہے۔ یہ قلبی کیفیت کا نام ہے۔(۱۱۹) عزالدین نے لکھتے ہیں:

" اَلنِّيَّةُ قَصَدٌ لَا يُتَصَوَّرُ تَوَجُّهُهُ اِلَّا اِلٰی مَعلُومٍ اَوْ مَظْنُونٍ' فَلَا تَتَعَلَّقُ بِمَشْكُوكٍ فِيهِ' وَكَذٰلِكَ لَا تَتَعَلَّقُ بِالْمَوْهُومِ." (۱۲۰)

"نیت قصد کا نام ہے اور یہ کسی معلوم یا مظنون چیز کیلئے ہوتا ہے اس کا تعلق مشکوک اور موہوم چیز سے نہیں ہوتا۔"

بعض اوقات نیت اور مقصد کے درمیان فرق ہوتا ہے نیت کو شرعی فعل نہیں کہا جاسکتا کیونکہ نیت ارادے کا نام ہے اور ارادہ قلبی خیال ہے جسے شریعت کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا اور نیت کو اللہ تعالیٰ کی صفت بھی قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس کا ارادہ اس کے فعل سے متقدم نہیں ہوتا۔ اس لئے مقاصدِ شارع اور مقاصد شریعت دونوں الگ الگ استعمال ہوتے ہیں۔

نیت کا تعلق امکانی فعل اور غیر امکانی دونوں سے ہوتا ہے جبکہ قصد ہمیشہ امکانی فعل کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ ایک مفلس فقیر سے کسی مسجد یا کسی مکان کی تعمیر کا قصد غیر متصور ہے ہاں اگر اس کے پاس مال موجود ہو تو وہ اس کا قصد کرسکتا ہے۔

بعض اوقات نیت فعل سے قبل ہوتی ہے(۱۲۱) جبکہ قصد عام طور پر فعل کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور اسی وقت فعل کے وقوع سے ہوتا ہے۔(۱۲۲) عزالدین نے لکھا ہے:

يَجِبُ عَلَى الْمُكَلَّفِ اَنْ يَعْزِمَ عَلَى الطَّاعَاتِ قَبْلَ وَجُوْبِهَا' وَ وَجُوْبِ اَسْبَابِهَا' فَاِذَا حَضَرَتِ الْعِبَادَةُ وَجَبَ فِيهَا الْقَصُوْدُ اِلٰى اِكْتِسَابِهَا' وَالنِّيَّةُ بِالتَّقَرُّبِ بِهَا اِلٰى رَبِّ السَّمٰوَاتِ."(۱۲۳)

"طاعات کے وجوب اور ان کے اسباب کے وجوب سے قبل مکلّف پر ان کی ادائیگی کا پختہ عزم واجب ہے کیونکہ جب عبادت کا وقت ہو جائے تو اس عبادت کی ادائیگی کا مقصد بھی واجب ہو جاتا ہے اور اس عبادت سے اللہ تعالیٰ کے قرب کی نیت ہونی چاہیے۔"

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴-ارادہ:

لفظ''اِرادہ' اَرَادَ'' سے ماخوذ ہے۔اچھا اور برا ارادہ دونوں طرح ہوتا ہے۔یہ لفظ'' قصد (۱۲۴) ' مشیت (۱۲۵) اور طلب واختیار (۱۲۶) کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

عزالدین کے بقول ارادہ کا معنی حکم دینا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ﴾(۱۲۷) اَیْ يُرِيْدُ سَعْيَ الْاٰخِرَةِ' بمعنی فَاَمَرَهُمْ بِسَعْيِ الْاٰخِرَةِ' یہاں سے سعی کا لفظ خذف کر دیا اور ارادہ سے امر کا معنی لیا ہے اور کبھی ارادہ کا لفظ مقاربہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:﴿ فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ﴾(۱۲۸) اَیْ قَارَبَ الْاِنْقِضَاضَ ." (۱۲۹)

ارادہ کی اصطلاحی تعریف:

کسی کام کو بجالانے کے پختہ عزم کو ارادہ کہتے ہیں۔(۱۳۰)

ارادہ اور مقصد کے درمیان تعلق:

امام غزالی نے نیت' ارادہ اور قصد کو ہم معنی قرار دیا ہے۔(۱۳۱) ارادہ اور قصد دونوں کا تعلق فاعل کے فعل سے ہوتا ہے۔(۱۳۲) ارادے کا تعلق مقصد کی طرح معلوم اور مظنون چیز کے ساتھ ہوتا ہے۔(۱۳۳)

ارادے کی نسبت شریعت کی طرف نہیں کی جاسکتی جبکہ مقصد کو شریعت کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے۔فعل کا ارادہ کبھی کبھی وقت سے بہت پہلے کیا جاسکتا ہے'اسی طرح قصد بھی فعل کا ارادہ ہے لیکن یہ کام کرتے وقت ہی ہوسکتا ہے۔اگر کام کرنے کا ارادہ کافی پہلے کیا ہو تو اسے قصد نہیں کہہ سکتے جیسے " قَصَدْتُ اَنْ اَزُوْرَكَ غَدًا" (میں نے قصد کیا ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کروں گا۔) کہنا درست نہیں۔(۱۳۴)

مقاصدِ شریعت کے ارتقاء کا عمومی جائزہ:

علم مقاصد شریعت نے دوسرے علوم وفنون کی طرح ایک تناور درخت بننے تک متعدد ارتقائی مراحل طے کئے ہیں۔ اس علم کی اصل بنیاد قرآن وسنت ہیں۔مقاصد شریعت کے اثبات کیلئے متعدد قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ بیِّن دلیل ہیں احکام شریعت میں جزاوسزا اور ترغیب وترہیب کا مفصل بیان موجود ہے۔اس کے بارے میں صحابہ کرام وتابعین عظام نے بھی کام کیا۔بعد میں ائمہ مجتہدین اور علماء ربانی نے اس علم پر باقاعدہ کتب تحریر کیں اور اس علم کو اپنے عروج پر پہنچایا۔

ذیل میں مقاصد شریعت کے ارتقاء کا جائزہ تین عنوانات کے تحت پیش کیا جاتا ہے:

الف : مؤلفات اصولیہ سے قبل مقاصد شریعت

ب : مؤلفات اصولیہ کے بعد مقاصد شریعت

ج : مقاصد شریعت میں متقدمین کی پیروی کرنے والے اصولیین

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

د : مقاصد شریعت میں جدت پیدا کرنے والے اصولیین

الف: مؤلّفاتِ اصولیہ سے قبل مقاصد شریعت:

دیگر علوم اسلامیہ کی طرح علم مقاصد شریعت کی تدوین وتالیف بھی عہد صحابہ کے بعد ہوئی ہے۔مقاصد شریعت کا لفظ عہد نبوی اور عہد صحابہ وتابعین میں نہیں ملتا لیکن قرآن کی متعدد نصوص میں بعض مقاصدِ شریعت کو بیان کیا گیا ہے۔

۱-مقاصد شریعت اور قرآن:

قرآن کریم اسلامی قوانین کا پہلا بنیادی ماخذ اور مصدر ہے اس کے مطابق زندگی کے تمام معاملات میں اس کے احکام اور فیصلوں کو تسلیم کرنا لازم قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ. ﴾ (۱۳۵)

''جو اس قرآن کے مطابق فیصلے نہ کریں وہ سب کافر ہیں۔''

قرآن کریم نے کلی اور جزئی دونوں مقاصد شریعت کا ذکر کیا ہے:

i-کلی مقاصد شریعت:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ. ﴾ (۱۳۶)

''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔''

اس آیت میں یہ کلی مقصد شریعت بیان کیا گیا ہے کہ تمام احکام میں اللہ تعالیٰ نے خود رخصتیں دی ہیں ان کا بنیادی مقصد تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا ہے۔

﴿ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. ﴾ (۱۳۷)

''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تنگی پسند نہیں کرتا لیکن وہ تمہیں طہارت عطا کرنے اور تم پر اپنا انعام پورا کرنا چاہتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔''

اس آیت میں تین مقاصد ذکر کئے گئے ہیں:

اول: تنگی دور کر کے آسانی پیدا کرنا دوم: طہارت عطا کرنا

سوم: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تکمیل

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ﴾ (۱۳۸)

''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے احکام میں تخفیف چاہتا ہے۔''

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ii- جزئی مقاصد شریعت:

اللہ تعالیٰ نے بعض آیات میں جزئی مقاصد شریعت ذکر کئے ہیں جیسے:

اول: نماز کے دو بنیادی مقاصد فحاشی اور برائی سے بچانا ذکر کئے گئے ہیں:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ. ﴾ (۱۳۹)

''بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔''

دوم: زکوٰۃ کے دو بنیادی مقاصد طہارت مال اور تزکیۂ نفس کا ذکر کیا ہے:

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا. ﴾ (۱۴۰)

''آپ ﷺ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لیجئے تاکہ اس سے ان کے دل مال کی محبت سے پاک ہو جائیں اور ان کا تزکیہ نفس بھی ہو جائے۔''

سوم: روزے کا بنیادی مقصد تقوٰی کو قرار دیا ہے:

﴿ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ...... لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ. ﴾ (۱۴۱)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں......تاکہ تمہارے اندر تقوٰی پیدا ہو۔''

اسی طرح متعدد قرآنی اوامر ونواہی سے متعلق قرآنی آیات موجود ہیں جن میں احکام شریعت کے مقاصد کلیہ اور جزئیہ بیان کئے گئے ہیں۔

۲- مقاصد شریعت اور حدیث:

لغوی اعتبار سے حدیث، قدیم کی ضد ہے جبکہ اصطلاح میں ہر وہ بات جو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہو حدیث کہلاتی ہے۔(۱۴۲) نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ سے شریعت کے مقاصد کلیہ اور جزئیہ واضح ہوتے ہیں۔

i- کلی مقاصد شریعت:

نبی کریم ﷺ نے اس دین حنیف کی نمایاں خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اول: ''فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ. '' (۱۴۳)

صرف تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا اور تمہیں تنگی پیدا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

دوم: نبی کریم ﷺ نے دین کو آسانی کا نام دیا اور فرمایا:

''اِنَّ اَلدِّیْنَ یُسْرٌ.'' (۱۴۴)

''یقیناً دین میں آسانی ہے۔''

سوم: آپ ﷺ نے ''رَفْعِ حَرَج'' کے بارے میں فرمایا:

''وَضَعَ اللّٰہُ الْحَرَجَ.'' (۱۴۵)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''اللہ تعالیٰ نے ہم سے دین میں تنگی کو دور کر دیا ہے۔''

چہارم: نبی کریم ﷺ نے عدم ضرر رسانی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

''لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ.'' (۱۴۶)

''نہ تم نقصان پہنچاؤ اور نہ ہی ضرر کے مقابلے میں کسی کو نقصان پہنچاؤ۔''

ii- جزئی مقاصد شریعت:

نبی کریم ﷺ نے اپنے بعض فرامین میں شریعت کے مقاصد جزئیہ کو بیان فرمایا ہے مثلاً:

اول: نبی کریم ﷺ نے نگاہ سے بچاؤ کیلئے استئذان کو لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجَلِ الْبَصَرِ.'' (۱۴۷)

کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلبی کا مقصد اچانک نگاہ کے پڑنے سے روکنا ہے۔

دوم: نبی کریم ﷺ نے شادی کو باعث عصمت اور روزے کو شہوت شکن قرار دیا اور فرمایا:

یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.'' (۱۴۸)

اے نوجوانو! جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھے تو اسے ضرور شادی کرنا چاہئے کیونکہ اس سے نگاہیں شرم وحیاء کی وجہ سے پست ہوتی ہیں اور یہ چیز پاکدامنی عطا کرتی ہے جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے کیونکہ اس سے جنسی خواہش کمزور پڑتی ہے۔

سوم: نبی کریم ﷺ نے مشقت کے باعث بننے والے عمل میں نرمی اور لچک پیدا کرتے ہوئے فرمایا:

''لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ.'' (۱۴۹)

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بہت سارے فرامین میں مختلف حکمتیں، مصالح اور مقاصد شریعت بیان فرمائے ہیں۔

۳- مقاصد شریعت اور صحابہ کرامؓ:

عہد نبوی میں صحابہ (۱۵۰) کرامؓ کے سامنے قرآن کریم نجماً نجماً نازل ہوا۔ نبی کریم ﷺ سے براہ راست احکام شریعت اور ان کی تفصیل سمجھنے کا موقع ملا اس لئے یہی لوگ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں قرآن وسنت کے اہداف ومقاصد کو احسن طریقے سے پہچانتے تھے۔ انہوں نے شریعت محمدیہ اور اس کے اصول وضوابط کو دیکھا، غور وفکر کیا اور اسے خوب سمجھا۔

صحابہ کرامؓ نازل ہونے والے احکام کا پیش آمدہ مسائل وواقعات سے موازنہ کرتے اور ان کے ذریعے شریعت

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسلامیہ کے مقاصد یعنی بندگان الٰہی کیلئے حصول منفعت اور دفع مفاسد کی گہرائی تک رسائی حاصل کر لیتے۔

بقول ابن تیمیہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں کتاب وسنت کے ذریعے خطاب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ان الفاظ کا مفہوم بھی سمجھایا۔ صحابہ کرامؓ قرآن کریم کے معانی اور مفاہیم کو بہت اچھا جانتے تھے اور انہوں نے ان مفاہیم کو تابعین تک پہنچایا۔ (۱۵۱)

صحابہ کرامؓ مقاصد شریعت کے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ عالم تھے اور فتاوی دیتے وقت مقاصد شریعت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

ابن رشد لکھتے ہیں:

"کَانُوْا هُمْ اَقْعَدَ بِمَفْهُوْمِ الْاَحْوَالِ وَ دَلَالَاتِ الْاَقْوَالِ." (۱۵۲)

"صحابہ کرامؓ احوال کے درست مفہوم اور اقوال کے درست مدلولات دوسروں کے مقابلے میں زیادہ اچھے سمجھتے تھے۔"

حافظ ابن قیم (۱۵۳) نے لکھا ہے:

" اِنَّ الصَّحَابَةَ اَفْقَهُ الْاُمَّةِ رَأْيًا وَابَرُّ الْاُمَّةِ قُلُوْبًا، وَاَعْمَقُهُمْ وَاَقَلُّهُمْ تَكَلُّفًا وَاَصَحُّهُمْ قُصُوْدًا وَاَكْمَلُهُمْ فِطْرَةً وَاَتَمُّهُمْ اِدْرَاكًاوَ اَصْفَاهُمْ اَذْهَانًا، اَلَّذِيْنَ شَاهَدُوا التَّنْزِيْلَ وَعَرَفُوا التَّأْوِيْلَ و فَهِمُوْا مَقَاصِدَ الرَّسُوْلِ فَنِسْبَةُ آرَاءِ هِمْ وَعُلُوْمِهِمْ وَقُصُوْدِهِمْ اِلٰى مَاجَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ كَنِسْبَتِهِمْ اِلٰى صُحْبَتِهِ." (۱۵۴)

"صحابہ کرامؓ امت کے دوسرے افراد کے مقابلے مین زیادہ فقیہ، متقی، تکلف سے کوسوں دور، شریعت کے مقاصد درست سمجھنے والے، فطرت کے زیادہ قریب، کامل ادراک اور صاف اذہان کے حامل تھے۔ ان کے سامنے قرآن کا نزول ہوا۔ انہوں نے تاویل کی معرفت حاصل کی اور مقاصد رسول ﷺ کو سمجھا۔ لہٰذا ان کی آراء، علوم اور مقاصد شریعت کے عرفان کی نسبت شریعت محمدیہ کی طرف ایسے ہی درست ہے جیسے ان کی نسبت نبی کریم ﷺ کی صحبت کی طرف درست ہے۔"

صحابہ کرامؓ نے اپنے عہد مبارک میں ایسے کام کئے اور ایسے فتاوی جاری کئے جن سے ان کی مقاصد شریعت کی کامل فہم کا پتہ چلتا ہے جیسے:

اول: جنگ یمامہ میں قرآن کے متعدد قراء کی شہادت کے بعد صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کی جمع وتدوین کی ذمہ داری نبھائی تاکہ قرآن ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے اور مقاصد شریعت کو سامنے رکھتے ہوئے حفاظت دین بھی ہو جائے۔

دوم: لوگوں کے مال کی حفاظت اور اسے ضیاع سے بچانے کیلئے خلفائے راشدین نے کاریگروں کو مال کا ضامن قرار

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دیا۔ بقول امام شاطبی:

"اِنَّ الْـخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ قَضَوْا بِتَضْمِیْنِ الصُّنَّاعِ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: لَا یَصْلَحُ النَّاسَ اِلَّا ذٰلِکَ." (۱۵۵)

"خلفائے راشدین نے کاریگروں کی تضمین (۱۵۶) کا فیصلہ کیا اور حضرت علیؓ نے فرمایا: لوگوں کی بہتری صرف اسی میں ہے۔"

اس فیصلے کا بنیادی مقصد مال کو ضیاع سے بچانا ظاہر ہوتا ہے۔

سوم: حضرت عمرؓ نے نصر بن حجاج (۱۵۷) کو حفاظت نسل اور حفاظت عزت کی وجہ سے بصرہ بھیج دیا۔

چہارم: حضرت عمرؓ نے مصارف زکوٰۃ میں سے "مؤلفۃ القلوب" (۱۵۸) کا حصہ ساقط کر دیا اور فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَ لَیْسَ الْیَوْمَ مُؤَ لَّفَۃٌ." (۱۵۹)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا ہے لہٰذا ان دنوں مؤلفہ نہیں ہے۔"

حضرت عمرؓ نے حفاظت مال اور مال کو مسلمانوں کی مصالح کیلئے استعمال کرنے کا خیال رکھا جو مقاصد شریعت کے عین مطابق ہے۔

پنجم: حضرت عمرؓ نے ایک مقتول کے عوض پانچ یا سات قاتلین کے قتل کروانے کے بعد فرمایا:

لَوْتَمَالَأَ عَلَیْہِ اَھْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُھُمْ جَمِیْعًا." (۱۶۰)

اگر اس قتل پر اہل صنعاء (۱۶۱) مل کر ایک دوسرے کا ساتھ دیتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

حضرت عمرؓ کے اس فیصلے میں حفاظت نفس ہے جو شریعت کا بنیادی مقصد ہے۔

اس طرح متعدد امثلہ پیش کی جا سکتی ہیں جن سے صحابہ کرامؓ کی مقاصد شریعت کی فہم اور رعایت کا پتہ چلتا ہے۔

۴۔ مقاصد شریعت اور تابعینؒ:

حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چار اصحاب: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگردوں کے ذریعے دین، فقہ اور علم ساری امت محمدیہ میں پھیلا ہے اور عام لوگوں نے ان چاروں کے تلامذہ سے علم حاصل کیا۔ (۱۶۲)

تابعینؒ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ زندگی گزاری۔ ان سے احکام شریعت حاصل کئے، ان کے طریقہ استنباط اور اجتہاد پر عمل کیا۔ احکام شریعت کے علل اور اسباب کو سمجھا۔ بقول شاہ ولی اللہ تابعین نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے علوم اخذ کئے، احادیث رسول ﷺ اور مذاہب صحابہ کو سن کر حفظ کیا، اسے سمجھا اور جمع کیا اور بعض اقوال صحابہ کو ایک دوسرے پر ترجیح بھی دی اور اس طرح ہر تابعی عالم کا مذہب اس کی معلومات کے مطابق ہو گیا۔ (۱۶۳)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ابراہیم نخعی (۱۶۴) کہتے تھے کہ احکام شریعت کے مقاصد اور مصالح عام فہم ہیں ان کی بنیاد ان مضبوط قواعد اور اصول پر رکھی گئی ہے جو قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں انہی سے انسانی زندگی خوشگوار بنتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے اجتہاد کے ذریعے ان احکام کے مقاصد تلاش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مقاصد ہیں اور ان میں پائی جانے والی مصالح اور حکمتوں کا تعلق انسانوں سے ہے۔ (۱۶۵)

ذیل میں دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ فقہاء تابعین بھی احکام شریعت کے مقاصد کے پیش نظر احوال کو سامنے رکھ کر فیصلے فرماتے تھے مثلاً:

اول: جب صحابہ کرامؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مہنگائی زیادہ ہوگئی ہے اس لئے آپ قیمتوں کا تعین فرما دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ. وَاِنِّیْ لَارْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یُطَالِبُنِیْ بِمَظْلِمَۃٍ وَ لَا مَالٍ." (۱۶۶)

"اللہ تعالیٰ ہی مہنگائی کرنے والا اور رزق میں کمی وبیشی کرنے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرنے کا خواہاں ہوں کہ مجھ سے کوئی بھی ظلم اور مال کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔"

اس فرمان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف قیمتوں کے تعین سے انکار کر دیا بلکہ اسے ظلم قرار دیا۔ جب کہ حضرت سعید (۱۶۷) بن مسیّب حکومت کی طرف سے قیمتوں کی تعین کو جائز قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حکمران پر لازم ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کی مصالح کا خیال رکھے کیونکہ اجتماعی مفاد انفرادی مفاد پر مقدم ہوتا ہے۔ (۱۶۸)

دوم: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَ کُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَأْ ذَنَّکُمْ اِلَیْھَا." (۱۶۹)

جب تمہاری عورتیں مساجد میں جانے کی اجازت چاہیں تو انہیں مساجد میں جانے سے نہ روکو۔

حالات وزمان کی تبدیلی اور عورتوں کے مساجد میں جانے سے پیدا ہونے والے مفاسد اور نقصان کے پیش نظر بلالؒ بن عبداللہ بن عمر نے قسم اٹھائی کہ وہ عورتوں کو کبھی بھی مساجد میں جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

جب ان کے باپ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے انہیں برا بھلا کہا اور کہا:

"اُخْبِرُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَتَقُوْلُ: وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ." (۱۷۰)

"میں تجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنا رہا ہوں کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکو اور تو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ہم انہیں مساجد میں جانے سے ضرور روکیں گے۔"

ب: مؤلّفاتِ اصولیہ کے بعد مقاصد شریعت:

وہ شخص جس نے سب سے پہلے "اصول فقہ" پر کچھ لکھا اصل میں وہی "علمِ مقاصدِ شریعت" کا بانی اور مؤسس ہے

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور وہ امام شافعی (۱۷۱) ہیں کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے احکام شریعت کے عِلَل اور احکام شریعت کی معقول وغیر معقول میں تقسیم کو بیان کیا اور احکام کی علل کو بیان کرنا مقاصد شریعت کا سب سے اہم رکن ہے۔(۱۷۲)

آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اجتہاد اور احکام کے استنباط کیلئے شریعت اور اس کی مصالح کو جاننے کیلئے قواعد کلیہ کا خیال رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔آپ نے ہی احکام شریعت کے مقاصد،ان کی غایات اور ان کے اہداف کی طرف توجہ کی اور طہارت، زکوٰۃ، صوم، حج، قصاص، حدود اور قضاء کے کچھ مقاصد کی طرف اشارہ کیا ہے اور اسی طرح کچھ مقاصد خاصہ مثلاً حفظ نفس، حفظ نسب اور حفظ مال بھی بیان کئے ہیں۔(۱۷۳)

۱-حکیم ترمذی:

حکیم ترمذی (۱۷۴) وہ پہلے شخص ہیں۔جنہوں نے ''مقاصد'' کا لفظ استعمال کیا۔آپ نے احکام شریعت کی عِلَل اور اسرار پر تحقیق کی اور احکام شریعت کے مقاصد جزئیہ بیان کئے۔آپ نے اپنی کتاب ''اَلصَّلٰوۃ وَمَقَاصِدُھَا'' میں بندے کے اپنے گناہوں پر اپنے رب کے حضور اعتذار، عاجزی اور کامل سپردگی کو بیان کیا ہے۔روزے، زکوٰۃ اور حج کے مقاصد بھی بیان کئے ہیں۔ (۱۷۵)

اسی طرح حکیم ترمذی نے اپنی کتاب ''نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ'' میں عبادات اور معاملات کے اسرار اور علل سے بحث کی ہے۔

حکیم ترمذی نے ''اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ'' کی حکمت سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا کر لوگوں پر رحم کرنا اور انہیں آئندہ تکالیف سے بچانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر مہربانی فرما کر اس کے گناہوں کی آمرزش فرما دیتا ہے۔

اسی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ شریعت میں ناخن تراشنے کا حکم صرف اس لئے دیا گیا ہے کہ ناخن دوسرے انسانوں کو خراش اور ان کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔ان میں مَیل جمع ہو جاتا ہے بعض اوقات حالت جنابت میں ہونے اور غسل کرنے پر میل کی وجہ سے جلد تک پانی نہیں پہنچ سکتا اور آدمی ہمیشہ جنبی رہتا ہے۔

کٹے ہوئے ناخنوں کی تدفین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انسانی جسم محترم ہے اور اس کا جو حصہ بھی اس سے ساقط ہو جائے وہ بھی ہمیشہ محترم ہوتا ہے۔(۱۷۶)

ان کی دوسری کتب میں بھی مقاصد، احکام کے اسرار اور حکم سے متعلق مباحث ملتی ہیں۔(۱۷۷)

۲-نظام الدین شاشی (۱۷۸):

آپ ان متقدمین اصولیین میں سے ہیں جنہوں نے مقاصد شریعت کے بارے میں اشارہ کیا ہے آپ رائے اور اجتہاد سے معلوم کی گئی علت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اگر ہمیں حکم کے مناسب کوئی وصف مل جائے اور وہ ثبوتِ حکم کو واجب کرتا ہو اور غور و فکر بھی اسی کا متقاضی ہو تو اس مناسبت کی وجہ سے حکم لگا دیا جائیگا اور یہ حکم شرعی شہادت کے علت ہونے کی وجہ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے نہیں ہوگا جیسے ہم کسی شخص کو کسی فقیر کو درہم دیتے ہوئے دیکھیں تو ظن غالب یہی ہے کہ یہ عطیہ فقیر کی حاجت برآری اور حصول ثواب کیلئے ہے۔(۱۷۹)

۳-ابواسحاق شیرازی (۱۸۰):

آپ نے اپنی کتاب ''التبصرۃ'' میں ذکر کیا ہے کہ مصالح قیاس کے ذریعے معلوم نہیں ہوسکتیں اور شریعت میں نہ ہی ان کا تعلق میلانِ طبع سے ہے۔(۱۸۱) اس کے علاوہ ان کے ہاں مقاصد کا تصور نہیں ملتا۔

۴-امام الحرمین جوینی (۱۸۲):

جوینی نے لفظ ''قصد'' اور ''غرض'' بہت زیادہ استعمال کیا اور مقاصد شریعت پر بڑی توجہ دی حتیٰ کہ مقاصد شریعت سے ناواقف کیلئے لکھتے ہیں:

''مَنْ لَّمْ يَتَفَطَّنْ لِوَقُوْعِ الْمَقَاصِدِ فِي الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاهِيْ فَلَيْسَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِنْ وَضْعِ الشَّرِيْعَةِ'(۱۸۳) وَاخْتَبَطَتِ الْمَذَاهِبُ عَلَى الْعُلَمَاءِ لِذُهُوْلِهِمْ عَنْ قَاعِدَةِ الْقَصْدِ وَهِيَ سِرُّ الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاهِيْ.'' (۱۸۴)

''جو اوامر ونواہی میں مقاصد شریعت کو نہیں سمجھتا وہ شرعی نقطہ نظر سے بصیرت سے خالی ہے۔ مختلف مذاہب فقہ کو سمجھنا علماء کیلئے مشکل ہو گیا ہے کیونکہ وہ شریعت کے ان مقاصد کو بھول گئے ہیں جو اوامر ونواہی کے اصل راز ہیں۔''

امام جوینی کو تمام اصولیین پر اس بات میں سبقت حاصل ہے (۱۸۵) کہ انہوں نے سب سے پہلے مقاصد شریعت کی تقسیم کی اور انہیں ضروریات، حاجیات اور تحسینیات میں محصور کیا۔(۱۸۶) لیکن ان کی تفصیل ذیل کی پانچ اقسام میں بیان کی ہے۔

i- وہ علل اور اصول جو معقول المعنی ہوں اور ان کا مقصد زندگی کے کلی نظام اور سیاست عامہ سے متعلق انتہائی ضروری امور کی تکمیل ہو۔ جیسے قصاص کو شریعت نے لازم قرار دیا ہے تاکہ قتل ناحق نہ ہو اور آئندہ لوگ قتل سے باز آ جائیں۔

ii- وہ مقاصد اور اصول جن کا تعلق حاجتِ عامہ سے ہے اور انہیں ضرورت قرار نہ دیا جا سکتا ہو۔ جیسے ''اجارہ'' کا درست اور صحیح ہونا کیونکہ وہ لوگ جو اپنے ذاتی مکان نہیں رکھتے انہیں مساکن کی حاجت ہوتی ہے اور لوگ عاریت کے طور پر مکان نہیں دیتے۔

iii- وہ مقاصد جن کا تعلق ضرورت اور حاجتِ عامہ سے نہ ہو لیکن ان کا حصول باعثِ شرف واعزاز ہو یا ان مقاصد کے حصول میں رکاوٹ بننے والے امور کو ختم کرنا ہو جیسے طہارتِ حدث کا حصول اور نجاست کو زائل کرنا۔

iv- وہ مقاصد جنہیں حاجت یا ضرورت کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا (جیسا کہ تیسری قسم ہے) اور ان سے مقاصد کا

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حصول مندوب ہوتا ہے جیسے مکاتبت کیونکہ اس کا مقصد آزادی کا حصول ہے اور وہ صرف اسی سے ممکن ہے۔

v- وہ مقاصد اور اصول جہاں مجتہد کو کوئی حکمت نظر نہیں آتی اور نہ ہی کوئی ضرورت، یا حاجت یا تحسین و کرامت کا کوئی متقاضی پہلو نظر آتا ہے (بلکہ صرف اسے تعبدی ہی کہا جاسکتا ہے) یہ قسم نادرالوجود ہے۔ (۱۸۷)

یہ اصول عبادات کی کسی جزئی میں تو ممکن ہے لیکن عبادات میں کلی طور پر صادق نہیں آتا کیونکہ عبادات بدنیہ پر استقامت کے ذریعے جذبۂ اطاعت واختیار اور کثرتِ ذکر کی وجہ سے عابد میں فحشاء اور منکر سے بچاؤ کا جذبہ نمو پاتا ہے یہ واقعی بہت بڑی حقیقت ہے۔

اگر غور کیا جائے تو امام جوینی کے نزدیک پہلی قسم ''ضروری'' دوسری ''حاجی'' جبکہ تیسری اور چوتھی دونوں ''تحسینی'' ہیں اور بعد میں آنے والے اصولیین نے تحسینی کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

اول : وہ جو قاعدہ شریعت کے معارض نہ ہو جیسے طہارت۔

دوم : وہ جو قاعدہ شریعت کے معارض ہو جیسے مکاتبت۔ (۱۸۸)

امام جوینی نے بعض مقاصد جزئیہ کا بھی ذکر کیا ہے مثلاً:

☆ تیمّم کا مقصد حصول طہارت کے فریضہ کی ہمیشہ مشق کرنا ہے۔ (۱۸۹)

☆ نکاح کا مقصد زوجین کو زنا سے محفوظ بنانا ہے۔ (۱۹۰)

☆ مناظرے کا مقصد دینی سوجھ بوجھ کا تبادلہ اور دوسروں تک اس علمی فیض کو پہنچانا ہے۔ (۱۹۱)

☆ زکوٰۃ کا مقصد غرباء و مساکین کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ (۱۹۲)

☆ قطع ید کا مقصد مال کو چوری ہونے سے بچانا (۱۹۳) اور اسے محفوظ بنانا ہے۔ (۱۹۴)

جاری ہے......

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱- دو یا دو سے زیادہ کلمات کے مجموعہ کو ترکیب یا مرکب کہتے ہیں۔(انصاری، عبداللہ ابن ہشام، ابو محمد، جمال الدین، شرح قطر الندیٰ وبل الصدیٰ، م السعادۃ، مصر، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء، ص:۱۱؛ عباس حسن، النحو الوافی، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج:۱، ص ۱۵-۱۷)

۲- دو یا دو سے زائد کلمات کا ایسا مجموعہ جس میں ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جائے جس اسم کی نسبت کسی دوسرے اسم کی طرف کی جائے اسے مضاف اور جس اسم کی طرف نسبت کی جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعہ کو مرکب اضافی کہتے ہیں۔(شرح قطر الندی ص:۲۵۳-۲۵۵؛ النحو الوافی، ۳/۱۰-۱۲)

۳- وہ مصدر ہوتا ہے جس کے شروع میں ''م'' زائدہ ہو اور یہ ''م'' باب مُفَاعَلَہ'' کی بھی نہ ہو یہ مصدر فقط زمانے پر دلالت کرتا ہے فعل ثلاثی سے عام طور پر یہ ''مَفْعَلٌ'' کے وزن پر آتا ہے۔جیسے مَنْصَرٌ اور مَضْرَبٌ وغیرہ۔(النحو الوافی، ۳/۱۸۲-۱۸۶)

۴- ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، ابو الحسین، رازی، معجم مقاييس اللغة، مکتب الاعلام الاسلامی، ۱۴۰۴ھ، ۵/۹۵؛ ابراہیم انیس وغیرھم، المعجم الوسیط، ادارۃ احیاء التراث الاسلامی، قطر ۲/۳۸۷

۵- ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، ابو الحسین، رازی، کتاب مجمل اللغة، دار الفکر، بیروت، ص: ۵۹۸؛ زبیدی، محمد مرتضیٰ، سید، تاج العروس من جواهر القاموس، مطبعۃ حکومۃ الکویت، ۱۹۸۴ء، ۹/۳۶

۶- یہ مسلم بن حجاج نیشاپوری قُشیری (۲۰۴ھ-۲۶۱ھ) ہیں جو ائمہ حدیث میں سے ہیں صحیح مسلم آپ کی مشہور کتاب ہے۔(الاعلام زِرِکلی، خیر الدین، الاعلام، دار العلم للملایین، بیروت، لبنان، ۱۹۸۹ء، ۷/۲۲۱)

۷- مسلم بن حجاج نیشاپوری، صحیح مسلم مع شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۹۹۹ء، کتاب الایمان، باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ لا الہ الا اللہ، حدیث نمبر: ۱۸۷، ۱/۵۵۱

۸- تاج العروس، ج:۹، ص:۳۵ ؛ فراھیدی، خلیل بن احمد، نحوی، کتاب العین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، ۳/۳۹۳؛ ابن منظور، محمد بن مکرم، جمال الدین، ابو الفضل، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ج: ۳، ص:۳۵۳ ؛ زمخشری، محمود بن عمر، جار اللہ، اساس البلاغة، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، ص ۳۶۷؛ راغب اصفہانی، حسین بن مفضل، ابو القاسم، المفردات فی غریب القرآن، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ص ۴۰۵

۹- یہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر طَبَری، ابو جعفر (۳۱۰ھ) ہیں جو ایک عظیم مفسر اور مؤرخ ہو گزرے ہیں ان کی متعدد تصانیف میں سے جامع البیان اور تاریخ الامم والملوک زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام ۶/۶۹)

۱۰- طبری، محمد بن جریر، ابو جعفر، تفسیر طبری (جامع البیان عن تأویل آی القرآن) مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء، ۸/۸۷؛ درویش، محی الدین، اعراب القران الکریم وبیانہ، الیمامۃ، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء، ۵/۲۸۰

۱۱- سورۃ النحل: ۱۶/۹ ؛ ترجمہ: سیدھا راستہ بتانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

۱۲- یہ مجاہد بن جبر مکی (۲۱ھ-۱۰۴ھ) ہیں جو ایک عظیم مفسر اور مشہور تابعی ہو گزرے ہیں۔عبداللہ بن عباس کے تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر آپ کے بڑے قدردان تھے آپ کی امامت پر اجماع امت ہے۔ (الاعلام، ۵/۲۷۸)

۱۳- یہ عبداللہ بن عباسؓ مشہور صحابی جنہیں حبر الامۃ کہا جاتا ہے۔آپ سے ۱۶۶۰ احادیث مروی ہیں۔عبداللہ ابن مسعودؓ آپ کو ''نعم ترجمان القرآن'' کہتے تھے۔(الاعلام ۴/۹۵)

۱۴- یہ محمد بن مروان بن عبداللہ بن اسماعیل السُدِّی ہیں جو عظیم محدث اور مفسر تھے۔(عادل نویہض، معجم المفسرين، مؤسسۃ نویہض الثقافیۃ، بیروت، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء، ۲/۶۳۵)۔

۱۵- ابن کثیر، اسماعیل بن کثیر، ابو الفداء، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، دار القرآن الکریم، بیروت، ۱۹۸۱ء، ۲/۳۲۴

۱۶- کتاب العین، ۳/۳۹۳؛ لسان العرب، ج:۳، ص:۳۵۴؛ تاج العروس، ۹/۳۶

۱۷- سورۃ لقمان: ۳۱/۱۹

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۸- تفسیر القرآن العظیم،۳/ ۶۷ ؛ اعراب القران الکریم وبیانہ،۷/ ۵۴۲

۱۹- بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح، دار ابن کثیر، بیروت، لبنان، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء، کتاب الرقاق، باب القصد و المداومۃ، حدیث:۶۰۹۸، ۵/ ۲۳۷۳

۲۰- یہ جابرؓ بن سمرۃ بن جنادۃ بن جندب (۷۴ھ) نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی تھے۔ بخاری و مسلم وغیرہ نے آپ سے ۱۴۶ احادیث روایت کی ہیں۔(الاعلام، ۲/ ۱۰۴)

۲۱- صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، حدیث نمبر:۱۸۹۹، ۲/ ۶۳۶

۲۲- تاج العروس، ج:۹، ص:۳۷؛ لسان العرب، ج:۳، ص:۳۵۴؛ کتاب العین، ۳/ ۳۹۴

۲۳- صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب صفۃ شعرہ ﷺ وصفاتہ وحلیتہ، حدیث نمبر:5951، ۶/ ۷۹

۲۴- یہ نضر بن شمیل بن خرشہ بن یزید مازنی تمیمی (۱۲۲ھ-۲۰۳ھ) ہیں جو خراسان کے شہر ''مرو'' میں پیدا ہوئے آپ ایام العرب، روایت حدیث اور فقہ اللغۃ میں امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔(الاعلام، ۸/ ۳۳)

۲۵- تاج العروس، ج:۹، ص:۳۷؛ لسان العرب، ۳/ ۳۵۴

۲۶- یہ حسین بن محمد بن مفضل بن محمد (۵۰۲ھ) ہیں جو راغب اصفہانی کے نام سے مشہور ہیں آپ کی مشہور کتب ''المفردات فی غریب القرآن'' اور ''الذریعہ الی مکارم الشریعۃ'' ہیں۔(الاعلام، ۲/ ۲۵۵)

۲۷- المفردات، ص ۴۰۵

۲۸- یہ شعر مشہور شاعر اللحام تغلبی کا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ شعر عبدالرحمٰن بن حکم کا ہے جبکہ پہلا قول اصح ہے۔(لسان العرب، ج:۳، ص:۳۵۳؛ جوہری، اسماعیل بن حماد، ابو نصر، الصحاح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء، ۲/ ۴۵۸)

۲۹- یہ سعید بن مَسْعَدَۃ مجاشعی بصری (۲۱۵ھ) ہے جو اَخفش اوسط کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لغت اور نحو کے امام سیبویہ کا شاگرد تھا۔ (الاعلام، ۳/ ۱۰۱، ۱۰۲)

۳۰- یہ علامہ، عبداللہ بن بَرِّی مقدسی مصری (۴۹۹ھ-۵۸۲ھ) ہیں جو اپنے زمانے میں علوم عربیہ کے امام تھے آپ کی تحقیق اور تبحر علمی کی وجہ سے لوگ دور دراز سے آپ کے پاس آتے تھے۔(حنبلی، عبدالحی بن عماد، ابوالفلاح، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، دار المسیرۃ، بیروت، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء، ۴/ ۲۷۳؛ الاعلام، ۴/ ۷۳)

۳۱- الصحاح، ۲/ ۴۵۸؛ لسان العرب، ۳/ ۳۵۳؛ تاج العروس، ۹/ ۳۸

۳۲- المفردات، ص:۴۰۵؛ الصحاح، ج:۲، ص:۴۵۸؛ اساس البلاغۃ، ص:۳۶۷؛ کتاب مجمل اللغۃ، ص:۵۹۸؛ کتاب العین: ج:۳، ص:۳۹۳؛ لسان العرب، ج:۳، ص:۳۵۵؛ تاج العروس، ۹/ ۳۷، ۳۸

۳۳- تاج العروس، ۹/ ۳۸

۳۴- تاج العروس، ۹/ ۴۳

۳۵- سورۃ التوبہ: ۹/ ۴۲ ؛ ترجمہ: اگر مال نزدیک ہوتا اور سفر بھی قریب اور آسان ہوتا تو یہ ضرور آپ کی اتباع کرتے۔

۳۶- المفردات، ص ۴۰۵؛ اعراب القران الکریم وبیانہ، ۴/ ۱۰۳

۳۷- کتاب مجمل اللغۃ، ص ۵۹۸

۳۸- یہ عثمان بن جِنّی مَوْصِلی (۳۹۲ھ) ہیں ادب اور نحو کے امام تھے ابو علی الفارسی کے ساتھ چالیس سال تک سفر و حضر میں رہ کر ان سے علم حاصل کیا اور متعدد کتب تحریر کیں۔ متنبّی ان کے بارے میں کہتا ہے کہ ابن جنی میرے شعر کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔(الاعلام، ۴/ ۲۰۴)

۳۹- تاج العروس، ۹/ ۳۶، ۳۷

۴۰- مقری، احمد بن محمد بن علی، فیومی، کتاب المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المطبعۃ الامیریۃ، قاہرۃ، ۱۹۲۶ء، ۲/ ۶۹۲

۴۱- اِسنوی، عبدالرحیم بن حسن بن علی، جمال الدین، نھایۃ السول فی شرح منھاج الاصول، مطبوع مع شرحہ ''سلم الوصول''، عالم الکتب، بیروت، ج:۲، ص:۱۴۸۔ ترجمہ: میں زید کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا یا زید کے بیٹھنے کے وقت بیٹھا یا زید کی نشست پر بیٹھا۔

۴۲- اعراب القرآن الکریم وبیانہ، ۵/ ۲۸۰

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۳- یہ محمد بن محمد (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ) ہیں جو امام غزالی کے نام سے مشہور ہیں آپ ایک فلسفی، صوفی، اصولی تھے۔ آپ کو حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے متعدد تصانیف میں سے احیاء علوم الدین، تہافۃ الفلاسفۃ، المستصفی، الوجیز، المنخول اور شفاء الغلیل زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۷/ ۲۲)

۴۴- غزالی، محمد بن محمد، ابو حامد، حجۃ الاسلام، المستصفی فی علم الاصول، دار الفکر، بیروت، لبنان، ۲۸۶/۱، ۲۸۷

۴۵- آمدی، علی بن ابی علی محمد بن سالم، سیف الدین، الإحکام فی اصول الأحکام، دار الحدیث، خلف الازہر، قاہرہ، ۳۸۹/۳

۴۶- سورۃ الذاریات: ۵۱/ ۵۶

۴۷- کتاب العین، ج: ۲، ص: ۳۲۳، کتاب مجمل اللغۃ، ص ۴۰؛ اساس البلاغۃ، ص ۲۳۳؛ لسان العرب، ۱۷۵/۸؛ تاج العروس، ۲۶۰/۲۱؛ ڈاکٹر محمود احمد غازی کے بقول منزل مقصود تک پہنچانے والے راستے کو عربی میں شریعت کہتے ہیں۔ (غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۳۱)

۴۸- تاج العروس، ۲۵۹/۲۱، ۲۶۰؛ المفردات، ص ۲۶۱، ۲۶۲

۴۹- لسان العرب، ۱۷۶/۸

۵۰- سورۃ الجاثیۃ: ۴۵/ ۱۸

۵۱- سورۃ المائدہ: ۵/ ۴۸

۵۲- المفردات، ص ۲۶۱

۵۳- یہ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ (۶۶۱ھ-۷۲۸ھ) ہیں جو امام، فقیہ، مجتہد، محدث، حافظ، شیخ الاسلام کے القاب کے حامل ہیں آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں مشہور کتب منہاج السنۃ، السیاسۃ الشرعیۃ، الصارم المسلول اور مجموع الفتاوی وغیرہ ہیں۔ (الاعلام، ۱۴۴/۱)

۵۴- ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، امام، شیخ الاسلام، مجموع الفتاوی، سعودی عرب، ۳۰۶/۱۹

۵۵- مجموع الفتاوی، ۳۰۹/۱۹، زندگی میں کامیابی کی حتمی منزل مقصود تک جو راستہ پہنچا دے وہ اصطلاح میں شریعت کہلاتا ہے۔ (محاضرات فقہ، ص ۳۲، ۳۳)

۵۶- یہ علی بن محمد بن علی حنفی شریف، جرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ) ہیں جو علوم عقلیہ کے امام تھے آپ کی متعدد کتب میں شرح المواقف للعضد اور التعریفات زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۷/۵)

۵۷- جرجانی، علی بن محمد بن علی، کتاب التعریفات، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، ص: ۱۶۷۔ ترجمہ: عبادت کے ارادے سے فرمانبرداری کو لازم کرنا۔

۵۸- یہ محمد بن علی ابن القاضی محمد حامد بن محمد صابر فاروقی حنفی (۱۱۵۸ھ) تھانوی ہیں۔ آپ کا تعلق انڈیا سے ہے۔ آپ کی مشہور کتاب ''کشاف اصطلاحات الفنون'' ہے۔ (الاعلام، ۲۹۵/۶)۔

۵۹- تھانوی، محمد علی بن علی، مولوی، شیخ، کتاب کشاف اصطلاحات الفنون، دار صادر، بیروت، ۷۵۹/۲

۶۰- یوبی، محمد سعد بن احمد بن مسعود، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ، دار الہجرۃ، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، ص ۳۱

۶۱- سورۃ الذاریات: ۵۱/ ۵۶

۶۲- المستصفی، ۲۸۶/۱، ۲۸۷

۶۳- الاحکام، ۳۸۹/۳

۶۴- عزالدین، عبد العزیز بن عبد السلام، قواعد الاحکام فی اصلاح الانام، دار ابن حزم، بیروت، ص ۴۶۳

۶۵- یہ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد لخمی غرناطی شاطبی (۷۹۰ھ) ہیں جو ایک مشہور اصولی اور مالکی امام تھے آپ کا تعلق غرناطہ سے تھا آپ کی مشہور کتب ''الموافقات فی اصول الفقہ'' اور ''الاعتصام فی الفقہ'' ہیں (الاعلام، ۷۵/۱)

۶۶- شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، ابو اسحاق، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار الفکر العربی، مصر، ۸/۲

۶۷- الموافقات، ۳۷/۲

۶۸- یہ احمد بن عبد الرحیم دہلوی (۱۱۱۰ھ-۱۱۷۶ھ) ہیں جو شاہ ولی اللہ کے لقب سے مشہور ہیں آپ کا شمار انڈیا کے اہم حنفی اصولی اور فقیہ علماء میں ہوتا ہے آپ کی کتب میں حجۃ اللہ البالغۃ، عقد الجید، الفوز الکبیر، ازالۃ الخفاء زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۱۴۹/۱)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۶۹- دہلوی، احمد بن عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ، حجة الله البالغة، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور، ۳/۱

۷۰- یہ محمد بن طاہر بن عاشور (۱۸۷۹ء-۱۹۷۳ء) ہیں جو علوم شرعیہ، لغویہ اور ادبیہ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ تیونس کی ''جامع الزیتونہ'' میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ تیونس میں مذہب مالکی کے شیخ الاسلام کہلائے آپ کی تصانیف میں ''مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ'' اور ''التحریر والتنویر فی التفسیر'' نمایاں ہیں۔ (اعلام، ۱۷۴/۶)

۷۱- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ لابن عاشور، ص ۲۵۱

۷۲- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ لابن عاشور، ص ۴۱۵

۷۳- یہ محمد سعد بن احمد بن مسعود الیوبی ہیں جنہوں نے ''مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ'' کے موضوع پر ''جامعہ اسلامیہ'' مدینہ منورہ سے پی ایچ۔ڈی کی ہے۔ ان کا کوئی مطبوعہ ترجمہ نہیں ملا۔

۷۴- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ، ص ۳۵

۷۵- یہ عبدالرحمٰن ابراہیم زید گیلانی (۱۹۷۰ء) ہیں ان کا تعلق اردن سے ہے ''الشریعۃ الاسلامیۃ'' میں پی ایچ۔ڈی کی ''جامعہ مؤتۃ'' میں کلیۃ الشریعۃ میں فقہ اور اصول کے اسسٹنٹ پروفیسر رہے۔ فقہ اور اصول فقہ کے بارے میں متعدد تحقیقی مقالات لکھے (احمیدان، زیاد محمد، ڈاکٹر، مقاصد الشریعة الاسلامية، مؤسسۃ الرسالۃ ناشرون، بیروت، لبنان، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء، ص: ۱۷، ۱۸؛ حاشیہ نمبر: ۷)

۷۶- کیلانی، عبدالرحمٰن، ڈاکٹر، قواعد المقاصد عند الشاطبی، المعہد العالمی للفکر الاسلامی ودار الفکر، دمشق، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ص ۴۶؛ بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ لاحمیدان، ص ۸۱

۷۷- یہ علال بن عبدالواحد بن عبدالسلام فاسی فہری (۱۹۰۸ء-۱۹۷۴ء) ہیں۔ اندلس کے شہر فاس میں پیدا ہوئے قرویین میں تعلیم حاصل کی۔ متعدد کتب میں سے ''مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ ومکارمھا'' زیادہ معروف ہے۔ (الاعلام، ۲۴۶/۴، ۲۴۷)

۷۸- علال فاسی، مقاصد الشريعة الاسلامية ومكارمها، دار الغرب الاسلامی، ۱۳۹۳ھ، ص ۷؛ بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ لاحمیدان، ص ۱۸

۷۹- یہ ڈاکٹر یوسف بن حامد عالم (۱۹۳۷ء-۱۹۸۸ء) ہیں جن کا تعلق سوڈان سے ہے بچپن میں قرآن کریم حفظ کیا اور فقہ مالکی کی کتب کی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ الازہر سے ۱۹۶۴ء میں اصول فقہ اسلامی کی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۷۱ء میں مقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ'' کے موضوع پر پی ایچ۔ڈی کی۔ (اِتمام الاعلام ص ۴۸۰)

۸۰- یوسف حامد عالم، المقاصد العامه للشريعة الاسلامية، المعہد العالمی للفکر الاسلامی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، ص ۷۹

۸۱- یہ وہبہ بن مصطفیٰ زحیلی دمشق کے مضافاتی گاؤں دیر عطیہ میں ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ ''الشریعۃ اسلامیۃ'' میں پی ایچ۔ڈی کی اور دمشق کے کلیۃ الشریعہ میں مدرس رہے آپ کی اہم تصانیف میں اصول الفقہ الاسلامی، الفقہ الاسلامی وادلتہ اور نظریۃ الضرورۃ شامل ہے۔ (مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لاحمیدان، ص: ۱۹، حاشیہ نمبر ۴)

۸۲- زحیلی، وہبہ، ڈاکٹر، اصول الفقه الاسلامی، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ج: ۲، ص: ۱۰۱۷؛ مقاصد الشریعہ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلۃ، ص ۳۶

۸۳- یہ احمد الریسونی مراکش میں ۱۹۵۳ء میں پیدا ہوئے۔ شریعہ میں ڈاکٹریٹ کیا۔ جامعہ محمد الخامس میں کلیۃ الآداب میں اصول اور مقاصد کے استاد رہے۔ (مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لاحمیدان، ص ۲۰، حاشیہ نمبر ۱)

۸۴- مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلۃ، ص ۳۶ ۸۵- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ، ص ۳۶

۸۶- ڈاکٹر نور الدین بن مختار خادمی جمہوریہ تیونس کے شہر ''نالہ'' میں ۱۹۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ تیونس کی جامعہ زیتونہ سے ''الدولۃ فی اصول الفقہ'' پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ سعودیہ اور تیونس کی جامعات میں تدریس کی۔ ''مجمع الفقہ الاسلامی'' جدہ میں ریسرچ ایسوسی ایٹ رہے (مقدمہ الاجتہاد المقاصدی، بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لاحمیدان، ص ۲۰)

۸۷- خادمی، نور الدین بن مختار، الاجتهاد المقاصدی، کتاب الامۃ عدد ۶۶، قطر، ۱۹۹۸ء، ج: ۱، ص: ۵۳؛ بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لاحمیدان، ص ۲۰

۸۸- یہ یوسف عبداللہ قرضاوی ہیں جو مصر میں ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن شفقت پدری کے بغیر گزرا۔ الازہر میں بچپن میں ہی قرآن حفظ

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کیا۔ شریعت اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ کیا۔ (مقاصد الشریعہ الاسلامیہ لاحمیدان' ص ۲۱؛ حاشیہ نمبر ۴)

۸۹- الاجتہاد فی الشریعۃ الاسلامیہ' ص:۴۳؛ بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ لاحمیدان' ص ۲۱

۹۰- مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ' ص ۳۷

۹۱- یہ ابو اسحاق' ابراہیم بن موسیٰ (۷۹۰ھ) المعروف شاطبی ہیں جو اصولی' لغوی' مالکی فقیہ اور متقی محدّث تھے۔ ان کی مشہور کتب ''الموافقات فی اصول الشریعۃ' اور ''الاعتصام'' ہیں۔ (الاعلام، ۱/۷۵)

۹۲- احمد ریسونی' نظریۃ المقاصد عند الشاطبی' الدار العالمیۃ للکتاب الاسلامی' ریاض' ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء' ص ۵

۹۳- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ' ص ۳۴ ؛ حاشیہ نمبر:۳

۹۴- یہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں اور عبدالرحمٰنؓ ان کے بھائی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول کے بیٹے ہیں۔

۹۵- صحیح مسلم' کتاب الحج' باب بیان وجوہ الاحرام' حدیث نمبر: ۲۸۳۱' ۳/۳۹۱۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ایک حدیث کا حصہ ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ لوگ دو اجر لے کر جائیں گے اور ہم ایک اجر لیں گی تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے فرمایا کہ وہ انہیں مقام ''تنعیم'' لے کر جائیں۔ لہٰذا وہ انہیں اپنے اونٹ کے پیچھے بٹھا کر لے گئے اور اونٹ تیز چلانے کے بہانے وہ اپنے پاؤں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاؤں پر مارتے تھے۔

۹۶- لسان العرب مادہ ''ع ل ل'' ۱۱/۴۷۱   ۹۷- الاحکام' ۳/۲۸۹

۹۸- الموافقات' ۱/۲۶۵   ۹۹- نظریۃ المقاصد عند الشاطبی' ص ۱۰

۱۰۰- معجم مقاییس اللغۃ' ۲/۹۱   ۱۰۱- لسان العرب' ۱۲/۱۴۳

۱۰۲- یہ محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴ھ-۳۱۰ھ) ابوجعفر طبری ہیں جو مؤرخ اور مفسر تھے آپ کی تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن اور تاریخ طبری نمایاں کتب ہیں۔ (الاعلام' ۶/۶۹)   ۱۰۳- تفسیر طبری' ۱/۴۳۶

۱۰۴- یہ محمد بن عبداللہ بن محمد معافری اشبیلی مالکی (۴۶۸ھ-۵۴۳ھ) ابوبکر بن العربی ہیں آپ کا شمار حفاظ الحدیث میں ہوتا ہے آپ ایک مجتہد تھے۔ آپ نے حدیث' فقہ' اصول' تفسیر' ادب اور تاریخ پر قلم اٹھایا ہے آپ کی متعدد تصانیف میں ''احکام القرآن اور المحصول'' زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام' ۶/۲۳۰)

۱۰۵- ابن العربی' محمد بن عبداللہ' ابوبکر' احکام القرآن' دار المعرفۃ للطباعۃ' والنشر' بیروت' لبنان' ۳/۱۲۵۱

۱۰۶- زمخشری' محمود بن عمر' جاراللہ' الکشاف عن حقائق غوامض القرآن' دار الکتاب العربی' بیروت' لبنان' ۱/۳۱۶

۱۰۷- عزالدین' عبدالعزیز بن عبدالسلام' الامام فی بیان ادلۃ الاحکام' دار البشائر الاسلامیۃ' بیروت' لبنان' ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء' ص ۱۸۶

۱۰۸- قواعد الاحکام' ص ۶۷

۱۰۹- یہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری (۶۷۱ھ) ابوعبداللہ قرطبی ہیں جو ایک عظیم مفسر تھے۔ ان کی مشہور تفسیر ''الجامع لاحکام القرآن'' ہے۔ جو تفسیر قرطبی کے نام سے مشہور ہے۔ (الاعلام' ۵/۳۲۲)

۱۱۰- قرطبی' محمد بن احمد' ابوعبداللہ' انصاری' الجامع لاحکام القرآن' دار احیاء التراث العربی' بیروت' ۲/۱۳۱

۱۱۱- سمرقندی' محمد بن احمد' ابوبکر' شمس النظر' میزان الاصول فی نتائج العقول' ادارۃ احیاء التراث الاسلامی' دوحہ' قطر' ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء' ص ۵۳ ؛ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لاحمیدان' ص ۲۵

۱۱۲- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ لاحمیدان' ص:۲۵ ؛ محلی' محمد بن احمد' شمس الدین' حاشیۃ البنانی علی جمع الجوامع' اصح المطابع' بمبئی' انڈیا' ۲/۲۳۶   ۱۱۳- لسان العرب' ۱۵/۳۴۷

۱۱۴- المصباح المنیر' ۲/۸۶۸ مادہ ''نوی''   ۱۱۵- اساس البلاغۃ مادہ ''نوی'' ص ۴۷۷

۱۱۶- رشید رضا اور مفتی محمد عبدہ' تفسیر المنار' تفسیر القرآن الحکیم' مرکز البحث العلمی' کلیۃ الشریعۃ' مکہ' ۱۳۶۷ھ' ۶/۲۴

۱۱۷- عسکری' حسن بن عبداللہ' ابوہلال' الفروق اللغویۃ' مکتبۃ بصیرتی' قم' ایران' ۱۳۵۳ھ' ص ۱۴۲

۱۱۸- سیوطی' عبدالرحمٰن بن ابی بکر' جلال الدین' امام' الاشباہ والنظائر' دار الکتب العلمیۃ' بیروت' لبنان' الطبعۃ الاولی ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء اور ۱۳۹۹ھ/۱۹۸۹ء' ص ۳۰؛ تفسیر المنار ج:۶' ص ۳۴۵؛ غزالی' محمد بن محمد' ابوحامد' امام حجۃ الاسلام' احیاء علوم الدین' دار المعرفۃ'

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بیروت، لبنان، ۳۶۵/۴ ۱۱۹- احیاء علوم الدین، ۳۶۵/۴

۱۲۰- قواعد الاحکام، ص ۲۲۱ ۱۲۱- الفروق اللغویہ، ص ۱۴۲

۱۲۲- سدلان، صالح بن غانم، **النیة واثرها فی الاحکام الشرعیة**، مکتبۃ الخریجی، ریاض، مطابع الفرزدق التجاریۃ، ریاض، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۱۰۷/۱ ۱۲۳- قواعد الاحکام، ص ۲۱۱

۱۲۴- ارادہ کا لفظ مقصد اور حکمتِ تشریع کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے "**یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ**." (سورۃ البقرہ: ۱۸۵/۲) میں ارادہ سے مراد حکمت التشریع ہے نہ کہ ارادہ التکوین ہے کیونکہ اس آیت میں مریض اور مسافر کیلئے روزے کی رخصت کی علت بیان کی گئی ہے۔ (تفسیر المنار، ۱۶۴/۲)

۱۲۵- لسان العرب مادہ "رود"، ۱۹۱/۳ ۱۲۶- المصباح المنیر مادہ "رود"، ۳۳۴/۱

۱۲۷- سورۃ الانفال ۸: ۶۷ ؛ ترجمہ: اللہ تعالیٰ آخرت کا ارادہ کرتا ہے۔

۱۲۸- سورۃ الکہف ۱۸: ۷۷ ؛ ترجمہ: ان دونوں (حضرت موسیٰ اور حضرت خضر) نے بستی میں دیکھا کہ دیوار گرنے کے قریب ہے۔ ۱۲۹- الامام، ص: ۲۶۶، ۲۶۷؛ عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام، **تفسیر القرآن**، دار ابن حزم، بیروت، لبنان، ۱۴۲۲/۲۰۰۲ھ، ص: ۳۱، لیکن جمہور اصولیین کے نزدیک ہمیشہ ارادہ، امر کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔ (حاشیہ "الامام"، ص ۲۶۶، ۲۶۷)

۱۳۰- زرقا، مصطفیٰ احمد، **المدخل الفقهی العام**، مطابع الف باء الادیب، دمشق، ۱۹۶۷ء، ۳۶۶/۱

۱۳۱- احیاء علوم الدین، ۳۶۵/۴ ۱۳۲- النیۃ واثرھا فی الاحکام الشرعیۃ، ۱۰۷/۱

۱۳۳- قواعد الاحکام، ص ۲۳۱ ۱۳۴- الفروق اللغویۃ، ص ۱۴۴

۱۳۵- سورۃ المائدۃ: ۴۴/۵ ۱۳۶- سورۃ البقرۃ: ۱۸۵/۲

۱۳۷- سورۃ المائدۃ: ۶/۵ ۱۳۸- سورۃ النساء: ۲۸/۴

۱۳۹- سورۃ العنکبوت: ۴۵/۲۹ ۱۴۰- سورۃ التوبۃ: ۱۰۳/۹

۱۴۱- سورۃ البقرۃ: ۱۸۳/۲

۱۴۲- ابن حجر، احمد بن علی بن محمد، عسقلانی، **شرح نخبة الفکر**، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص: ؛ محمود طحان، ڈاکٹر، **تیسیر مصطلح الحدیث**، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص: ۱۴ ؛ سہیل حسن، ڈاکٹر، معجم اصطلاحات حدیث، ادارۃ تحقیقات الاسلامی، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء، ص ۱۶۴

۱۴۳- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب صب الماء علی البول فی المسجد، حدیث نمبر ۲۱۷، ۸۹/۱

۱۴۴- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر، حدیث نمبر: ۳۹، ۲۳/۱

۱۴۵- ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد بن حبان، ابوحاتم، البُستی، **صحیح ابن حبان**، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، کتاب الطب، حدیث نمبر: ۶۰۶۱، ۴۲۶/۱۳

۱۴۶- مالک بن انس، امام، **المؤطا**، دار احیاء التراث العربی، مصر، کتاب الاقضیۃ، باب الرفق فی القضاء، حدیث نمبر ۱۴۲۹، ۷۴۵/۲

۱۴۷- صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ، حدیث نمبر ۵۵۲۴، ۵۱۶/۶

۱۴۸- صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن استطاع، حدیث نمبر: ۳۲۹۶، ۷۷۹/۳

۱۴۹- صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک، حدیث نمبر: ۴۹۷، ۹۰۹/۱

۱۵۰- صحابہ کرامؓ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بحالت ایمان ملاقات کی اور بحالت ایمان انہوں نے وفات پائی۔ (**شرح نخبة الفکر**، ص ۱۳ ؛ تیسیر مصطلح الحدیث، ص ۱۹۷ ؛ معجم اصطلاحات حدیث، ص ۲۱۶)

۱۵۱- مجموع الفتاویٰ، ۳۵۳/۷

۱۵۲- یہ محمد بن احمد بن محمد بن رشد، ابوالولید: (۵۲۰ھ- ۵۹۵ھ) اندلسی ہیں جو مشہور فلسفی اور مالکی فقیہ تھے آپ نے پچاس کے قریب کتب تحریر کیں جن میں "**بدایة المجتهد ونهایة المقتصد**" اور "**تهافة الفلاسفة**" زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ج: ۵، ص: ۳۱۸)

۱۵۳- ابن رشد، محمد بن احمد، ابوالولید، **بدایة المجتهد ونهایة المقتصد**، دار نشر الکتب الاسلامیۃ، لاہور، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور، ۲۲۳/۱

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۵۴- یہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد زُرعی، دمشقی (۶۹۱ھ-۷۵۱ھ) ہیں جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد خاص تھے اور ان کے صحیح پیروکار اور مقلد تھے۔ انہوں نے ابن تیمیہ کی کتب کی تہذیب کی اور ان کے علم کی اشاعت کا ذریعہ بنے آپ کی کتب میں، اعلام الموقعین، الطرق الحکمیة فی السیاسة الشرعیة، شفاء العلیل، کتاب الروح اور مفتاح دار السعادة زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام ۶/۵۶)

۱۵۵- ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، اعلام الموقعین عن رب العالمین، مطبعة دار السعادة، مصر، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء، ۱/۹۷، ۴/۱۴۸

۱۵۶- شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، ابو اسحاق، الاعتصام، دار التراث العربی، مصر ۲/۱۱۹

۱۵۷- اگر کسی کاریگر کے پاس کسی شخص کا مال ضائع یا خراب ہو جائے تو کاریگر اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور اسے یہ نقصان پورا کرنا ہوگا۔

۱۵۸- نصر بن حجاج انتہائی خوبصورت شخص تھا۔ اس کے پاس کئی بچے اکٹھے ہو جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے بچوں کو اس کے پاس جانے سے منع کر دیا۔ مزید جب حضرت عمرؓ کو علم ہوا کہ کوئی عورت اس آدمی سے عشق اور محبت کرنے لگی اور یہ بہت بڑے فتنے کا باعث ہے تو آپ نے اس کے بال محض اس خاطر کاٹ دیئے کہ یہ فتنہ ختم ہو جائے تو یہ آدمی پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آنے لگا۔ آپ نے اسے بصرہ بھیج دیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ سے اسے واپس لانے کیلئے کہا گیا کہ وہ تو بے گناہ ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تک میں زندہ ہوں وہ واپس نہیں آ سکتا۔ (بدوی، یوسف احمد محمد، مقاصد الشریعة عند ابن تیمیة، دار النفائس، عمان، اردن، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ھ، ص: ۴۴۷؛ مجموع الفتاوی، ج: ۱۱، ص ۵۵۲؛ برہانی، محمد ہشام، سد الذرائع فی الشریعة الاسلامیة، مطبعة الریحانی، بیروت، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء، ص ۵۶۵، ۵۶۶)

۱۵۹- زکوٰۃ کے مصارف قرآن مجید کی سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۰ میں ذکر کئے گئے ہیں ان میں سے ایک مصرف ''مؤلفة القلوب'' بھی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کسی غیر مسلم اور کسی جدید الاسلام امیر آدمی کو دی جا سکتی (القدوری حاشیہ نمبر ۳، ص ۴۴) حضرت عمرؓ نے یہ حصہ ساقط کر دیا اور فرمایا: اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دے دیا ہے لہٰذا اب ہمیں غیر مسلموں کی دلجوئی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم زکوٰۃ کی آمدنی صرف مسلمان مستحقین اور ان کی مصالح کیلئے استعمال کریں گے۔ (قدوری، احمد بن محمد بن جعفر، بغدادی، المختصر للقدوری، اصح المطابع، کراچی، ص ۴۴)

۱۶۰- تفسیر طبری، ۱۰/۱۶۳؛ ابو عبید، القاسم بن سلام، کتاب الاموال، دار الفکر، قاہرہ، مصر، ص: ۵۳

۱۶۱- شافعی، محمد بن ادریس، الامام، الاُمّ، بیروت، لبنان، ۶/۲۲

۱۶۲- اس وقت یہ شہر ملک یمن کا دار الخلافہ ہے۔

۱۶۳- اعلام الموقعین، ج: ۱، ص: ۲۱

۱۶۴- حجة اللہ البالغة ۱/۱۴۳

۱۶۵- یہ ابراہیم بن یزید بن قیس بن الاسود (۴۶ھ-۹۶ھ) ابو عمران نخعی ہیں جن کا شمار جلیل القدر ائمہ فقہاء و محدثین میں ہوتا ہے۔ (الاعلام ۱/۸۰)

۱۶۶- حجوی، محمد حسن، ثعالبی، فاسی، الفکر السامی فی تاریخ الفقه الاسلامی، المکتبة العلمیة، مدینہ منورة، ۱۳۹۶ھ، ۱/۳۱۸، مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص ۷۰

۱۶۷- ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، السنن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التسعیر، حدیث نمبر ۱۳۱۴، ۳/۶۰۵؛ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق، سجستانی، السنن، دار الفکر، بیروت، کتاب الاجارة، باب فی التسعیر، حدیث نمبر ۳۴۵۳، ۳/۲۸۶، ابن حنبل، احمد، امام، ابو عبداللہ، المسند، مؤسسة قرطبة، مصر، حدیث نمبر: ۱۴۰۸۹، ۳/۲۸۶

۱۶۸- یہ سعید بن مسیّب بن حَزْن بن ابی وہب (۱۳ھ-۹۴ھ) ہیں جو سید التابعین اور مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں۔ حدیث، فقہ، زہد اور تقویٰ کے امام تھے۔ تیل کاروبار کرتے تھے اور عطیات قبول نہیں کرتے تھے حضرت عمر بن خطابؓ کے احکام اور اقضیة کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ مدینہ میں وفات پائی۔ (الاعلام، ۳/۱۰۲)

۱۶۹- ابن قدامہ، عبداللہ بن محمد، ابو محمد، مقدسی، حنبلی، المغنی، ہجر للطباعة والنشر، قاہرہ، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء، ج ۶، ص ۱۱۲، ۳۱۱؛ شوکانی، محمد بن علی بن محمد، نیل الاوطار، دار الجیل، بیروت، ۱۹۷۳ء، ج ۵، ص ۲۲۰، مقاصد الشریعہ عند بن تیمیہ، ص ۷۱؛ مجموع الفتاوی، ۲۸/۷۷

۱۷۰- صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب خروج النساء الی المساجد...... حدیث نمبر: ۸۹۱، ۱/۱۲۳۵

۱۷۱- یہ محمد بن ادریس بن عباس (۱۵۰ھ-۲۰۴ھ) ہیں جو امام شافعی کے نام سے مشہور ہیں۔ مذہب شافعی آپ کی طرف منسوب ہے آپ کی تالیفات میں الام؛ الرسالہ؛ السنن اور اختلاف الحدیث شامل ہیں۔ (الاعلام ۶/۲۶)

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۷۲- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص ۱۳۹-۱۴۷ ۱۷۳- مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص ۷۵، ۷۶

۱۷۴- یہ محمد بن علی بن حسین بن بشر (۳۲۰ھ) المعروف حکیم ترمذی ہیں جو ایک محقق، صوفی اور حدیث وفقہ کے عالم تھے۔ آپ کی متعدد تالیفات ہیں۔ جن میں نوادر الاصول فی احادیث الرسول، الصلوٰۃ ومقاصدہا اور غرس الموحدین معروف ہیں (الاعلام ۲۷۲/۶)

۱۷۵- الصلوٰۃ ومقاصدھا: ۱۰۹ و مابعدہا بحوالہ مقاصد الشریعہ الاسلامیہ لاحمیدان، ص ۳۸

۱۷۶- ترمذی، محمد بن علی حسن، حکیم، نوادر الاصول فی احادیث الرسول، دار الجیل، بیروت، ۱۹۹۲ء ۱۱۵/۱

۱۷۷- نظریہ المقاصد عند الشاطبی، ص: ۲۸؛ مقاصد الشریعہ الاسلامیہ لاحمیدان، ص ۳۸، ۳۹

۱۷۸- یہ احمد بن محمد ابن اسحاق، ابو علی شاشی حنفی (۳۴۴ھ) ہیں جو مسائل اصولیہ کے امام تھے اصول الفقہ پر آپ کی کتاب ''اصول الشاشی'' مشہور ہے۔ (الاعلام ج: ۱، ص: ۲۹۳؛ حنفی، عبد القادر بن ابی الوفاء محمد بن محمد، الجواھر المضیة فی طبقات الحنفیة، میر محمد کتب خانہ، کراچی، مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدر آباد دکن، انڈیا، ۱۳۳۲ھ، ۹۹/۱)

۱۷۹- شاشی، احمد بن محمد بن اسحاق، ابو علی، نظام الدین، اصول الشاشی، دار الکتب العربیۃ، بیروت، ص: ۳۳۸

۱۸۰- یہ ابو اسحاق، ابراہیم بن علی بن یوسف فیروز آبادی، شیزاری (۳۹۳ھ-۴۷۶ھ) ہیں آپ علامہ اور مناظر تھے۔ اپنے زمانے میں مفتی الامت تھے۔ جدل ومناظرہ کی وجہ سے زیادہ شہرت پائی آپ کی تالیفات میں ''التنبیہ، المہذب فی الفقہ، التبصرہ اور ''اللمع فی اصول الفقہ'' ہیں۔ (ابن سبکی، عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی، طبقات الشافعیة الکبریٰ، عیسی البابی الحلبی وشرکاء، الطبعۃ الاولی، ۴۱۵/۴؛ الاعلام، ۵۱/۱)

۱۸۱- شیرازی، ابراہیم بن علی، ابو اسحاق، التبصرۃ فی اصول الفقہ، دار الفکر، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ص ۴۲۰، ۵۹۰

۱۸۲- یہ ابو المعالی، عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف (۴۱۹ھ-۴۷۸ھ) رکن الدین جُوینی ہیں جو امام الحرمین کے لقب سے مشہور ہیں۔ نیشا پور کے قریب ''جوین'' نامی جگہ میں پیدا ہوئے وزیر نظام الملک نے آپ کیلئے بغداد میں المدرسۃ النظامیہ قائم کیا۔ آپ شافعی امام اور اَعلمُ المتأخرین تھے آپ کی کتب میں ''البرہان فی اصول الفقہ اور مغیث الخلق'' زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام ۱۶۰/۴)

۱۸۳- جوینی، عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف، ابو المعالی، البرھان فی اصول الفقہ، مطابع الدوحۃ الحدیثۃ، قطر، ۱۳۹۹ء ۲۹۵/۱

۱۸۴- البرہان فی اصول الفقہ، ۳۱۳/۱ ۱۸- المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیہ، ص ۱۵۶

۱۸۶- البرہان فی اصول الفقہ، ۹۵۸/۲ ۱۸۷- البرہان فی اصول الفقہ، ۹۲۳/۲-۹۲۶

۱۸۸- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتہا بالادلۃ، ص ۴۹، ۵۰ ۱۸۹- البرہان فی اصول الفقہ، ۹۱۳/۲

۱۹۰- البرہان فی اصول الفقہ، ۹۱۴/۲ ۱۹۱- البرہان فی اصول الفقہ، ۱۰۰۵/۲

۱۹۲- البرہان فی اصول الفقہ، ۱۱۵۰/۲ ۱۹۳- البرہان فی اصول الفقہ، ۱۲۱۷/۲

۱۹۴- البرہان فی اصول الفقہ، ۱۲۲۰/۲

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.